Presented by: Rana Jabir Abbas

مجموعہِ کلام اَنیس و دَبیر

مُرتّبہ نظامی بدآیونی

مطبوعہ نظامی پریس بدآیوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اَنیس و دبیر

کے

پانچ مرثیوں کا مجموعہ

جو جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن آگرہ و اِلہ آباد اور ہندوستان

کی دوسری یونیورسٹیوں کے بی اے کے نصاب میں

داخل ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
	دیباچہ از مولف		
۱	میر انیس کے مختصر حالاتِ زندگی		
۲	مرزا دبیر کے مختصر حالاتِ زندگی		
۳	جب رَن میں سر بلند علیؑ کا علم ہوا	(میر انیس)	
۴	بخدا فارسِ میدانِ تہور تھا حُر		
۵	پھوٹا شفق سے چرخ پہ جب لالہ زارِ صبح		
٦	پیدا شعاعِ مہر کی مقراض جب ہوئی	(مرزا دبیر)	
۷	گلگونہِ رُخسارِ فلک گرد ہے رَن میں		
۸	تشریح اسماء متعلقین اِمام حسینؑ		
۹	تشریح اسماء متعلقین یزید ملعون		

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک اِحساس

ہم نے اس نادر و نایاب کتاب کو اپنے چچا زاکرِ اہلبیت حاجی مداح حسین صاحب کی چھوٹی سی لائبریری میں دیکھا جو کہ تقریباً ۷۷ سال پرانی تھی اور ماہ و سال کی گرد نے اِس کے اوراق کو نہایت سخت اور بوسیدہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے اکثر پلٹتے ہوئے اِس کے اوراق ٹوٹ جاتے تھے ۔یہ کتابیں ہمارا ایسا قیمتی سرمایا تھا کہ جن کو ضائع کر کے نہ صرف ہم نے اپنی اَدبی حیثیت ختم کردی بلکہ مذہبی لگاوٗ بھی ناپید ہو گیا ۔ جب سے مغرب کے پروردہ لوگ بااختیار ہوئے تو اُنہوں نے تعلیمی نصاب کا قبلہ ہی بدل کے رکھ دیا ۔ میر انیس صاحب کی شاعری میں واقعاتِ کربلا کو اس طرح جزئیات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں خاندان ِ رسول کی محبت اور اُن کا درد پیوست ہوکر رہ جا تا ہے ۔غالباً یہی وجہ تھی کہ اُس وقت لوگ علمی مباحثے تو کرتے تھے لیکن اسلام کے نام پر مسجدوں اور امام بارگاہوں کو بیگناہوں کے خون سے رنگنے کا تصور تک نہیں تھا۔ بہر حال یہ تو ایک درد تھا جس کا یہاں معمولی سا اظہارکیا گیا ۔ہماری کوشش کا مقصد یہ ہے کہ اِس قریب المرگ کتاب کو دوبارہ زندہ کیا جائے ممکن ہے کہ اس طرح کسی کے مطالعے کی دسترس تک پہنچ سکے ۔اورق کی بوسیدگی کی وجہ سے بعض مقامات پر پورے بند کے بند غائب ہیں ۔ لیکن بعض جگہ سیاق و سباق اور الفاظ و محاوروں کی مدد سے ادھورے مصرعوں کی تصیح کی گئی ہے ۔ اور اُن نمبرپرسرخ رنگ میں ستارے کا نشان لگا دیا گیا ہے

کتابت

مختار حسین عاصم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیباچہ از مؤلف

نظامی بدایونی پریس کی مطبوعہ چار جلدیں جن کی ترتیب وتصحیح مولانا علیؒ حیدر طباطبائی مرحوم نے فرمائی اِس قدر مقبول ہوئیں کہ پہلی جلد کی کوئی کاپی باقی نہ رہی اور دوسی جلد کے بھی دو چار ہی نسخے رہ گئے ہیں موجودہ کساد بازاری کہ جس سے کتابوں کی تجارت بھی مستثنیٰ نہیں کوشش کی جارہی کہ ان کتابوں کے دوسرے ایڈیشن جلد سے جلد چھاپے جائیں میر انیس کے کلام کی مقبولیت اَب مجالسِ عزا تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ اِس کی رسائی ادبی حیثیت علمی اداروں تک بھی ہوگئی ہے میر صاحب کے کلام کی پہلی جلد الہ آباد یونیورسٹی کے بی اے کے امتحان میں داخل ہے۔اور میر صاحب کے تین مرثیے جو اس مجموعے میں شامل ہیں جامعہ عثمانیہ اور آگرہ یونیورسٹی نے بھی اپنے نصاب میں داخل کیے ہیں۔ میر انیس کے اِن تین مجموعں کے علاوہ ہم نے اِس مجموعے میں مرزا دبیر کے دو مرثیے بھی شامل کردیے ہیں۔ اس وقت پانچ مرثیوں کے اِس مجموعے کو شائع کرنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ یہ پانچوں مرثیے ایک خوبصورت کتاب کی شکل میں بی اے کے طلبا تک پہنچ جائیں تاکہ اُنہیں مراثی کی ضخیم جلدیں خریدنے کی زحمت نہ اُٹھانی پڑے۔اِن پانچ مرثیوں کی تصحیح میں ہم نے اپنی تمام امکانی کوششیں صرف کردی ہیں میر انیس کے تین مرثیے تو نظامی پریس کی مطبوعہ جلدوں سے لیے گئے ہیں اس لیے اِن میں تصحیح کی زیادہ زحمت نہیں اُٹھانی پڑی البتہ کتابت کی بعض غلطیاں اِمیں بھی درست کی گئیں۔مرزا دبیر کے دو مرثیے جو آخر میں درج ہیں وہ نولکشوری جلد سے لیے گئے ہیں جس میں کتابت کی غلطیوں نے مصرعہ کے مصرعہ اور بند کے بند مسخ کردئے ہیں اُس کی تصحیح میں ہم نے اُن لوگوں سے بھی مدد لی ہے کہ جن کے حافظے میں مرزا صاحب کے کلام کا زیادہ حصہ محفوظ ہے اس کے علاوہ سیق وسباق اور الفاظ ومحاورات کی تحقیق سے مدد لے کر اِن کی تصحیح کی۔اِن کوششوں کے زریعے اس مجموعے کو اِس قابل بنایا گیا کہ طلبا انیس و دبیر اِس کے مطالعے سے صحیح طور مستفید ہوسکیں۔اِس کے علاوہ اُن ناموں کی فہرست بھی اِس میں شامل کردی گئی ہے کہ جو ان مرثیوں بار بار آتے ہیں اور اُن کو دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا ہے پہلا حصہ امام حسینؑ کے اعزا اور رفقاء پر مشتمل ہے جبکہ دوسرا حصے میں مخالفین کے نام ہیں اور آن کی تشریح ہے ہمیں اُمید ہے کہ ہماری یہ سعی مشکور ہوگی۔

خاکسار

نظامی بدایوں ۱۲ جون ۱۹۳۳ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میر انیس کے مختصر حالات

میر ببر علی نام میر مستحسن علی خلیق کے صاحب زادے اور میر حسن کے پوتے تھے بزرگوں کا وطن دہلی تھا اُن کے پردادا میر غلام حسین ضاحک انقلابِ دہلی کے بعد فیض آباد چلے آئے اِس زمانے میں میر حسن جوان تھے نواب آصف الدولہ نے جب فیض آباد کو چھوڑ کر لکھنو کو اپنا دارالحکومت بنایا تو میر حسن بھی لکھنو آ گئے۔ میر انیس فیض آباد میں پیدا ہوئے تاریخ پیدائش کی تحقیق نہیں مگر چونکہ انتقال ۲۹ شوال ۱۲۹۱ھ بمطابق دسمبر ۱۸۷۴ء ہے اور انتقال کے وقت اُن کی عمر ۷۱ برس بتائی جاتی ہے تو اِس حساب سے سال پیدائش ۱۲۲۰ھ بمطابق ۱۸۰۳ء بنتا ہے۔ میر صاحب عربی فارسی اور مذہبی علوم میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی والدہ بھی مذہبی مسائل سے بھی بخوبی آگاہ تھیں۔ اُن کی تربیت کا اخلاقی اثر میر صاحب پر بہت گہرا پڑا یہی وجہ ہے کہ میر صاحب غصے اور حقارت کے موقعہ پر بھی مخالفین کے لیے وہ لفظ استعمال نہیں کرتے تھے جو تہذیب سے گرے ہوئے ہوں۔ میر صاحب اپنے والد میر خلیق کے شاگرد تھے ابتدا میں غزل بھی لکھتے تھے مگر بعد میں اپنے والد کی نصیحت پر یہ شوق ترک کر کے مرثیہ لکھنا شروع کیا اور اسی میں کمال حاصل کیا۔ متانت، سلاست، شگفتگی، اثر فصاحت اور آوُرد میں بھی آمد کی شان پیدا کر دینا میر صاحب کے کلام کا خاصہ تھا اِس میں کوئی شک نہیں کہ اِن کے کلام میں رزم سے بزم کا درجہ زیادہ بلند ہے لیکن رخصتی، مناظر اور فضا کی تصویریں بے مثل کھینچتی ہیں۔ بڑے بڑے مسئلے اور سخت سے سخت مراحل سادہ الفاظ میں اِس آسانی سے نظم کر دیتے ہیں کہ اُن کی قادر کلامی پر حیرت ہوتی ہے۔ خودداری اور عزتِ نفس کا بہت خیال رکھتے تھے مگر یہ باتیں اپنی جائز حدود سے متجاوز نہ تھیں حالانکہ لکھنو میں پیدا ہوئے اور وہیں تربیت پائی لیکن ہمیشہ دہلوی النسل ہونے پر ہمیشہ فخر کرتے تھے۔ مرثیہ گوئی کے ساتھ مرثیہ خوانی میں کمال حاصل تھا زبان سے جو مفہوم ادا کرتے اشارات سے اُس کی تصویر کھینچ دیتے تھے۔ آواز بھی بلند اور دلکش پائی تھی۔ قدیم شرفاء کی طرح وضع کے پابند تھے قد متوسط مائل بدرازی تھا بدن چھریرا چہرا کتابی رنگ گندمی تھا لمبی وضع دار مونچھیں، باریک کتری ہوئی داڑھی چوگوشیہ ٹوپی، ڈھیلی مہری کا پائجامہ گھیرے دار کرتا اور گھیتلا جوتا اُن کی وضع کی خصوصیات تھیں با اوقات اور قناعت پسند تھے لکھنو میں تالاب کٹورے کی کربلا میں دفن ہوئے سرے مدفن نام اور تاریخ وفات کی تختی نصب ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرزا دبیر کے مختصر حالات

مرزا سلامت علی نام۔ مرزا غلام حسین کے صاحب زادے تھے ۱۱ جمادی الاول ۱۲۱۸ھ کو ہندوستان کے شہر دہلی کے محلّہ بلی ماراں میں پیدا ہوئے اِن کے بزرگوں میں مرزا محمد رفیع المتخلص بہ رفیع مصنف قصیدہ اور روضہ رضواں تھے اور جدِ اعلیٰ شراز کے مشہور شاعر ملاّ اہلی برادرِ حقیقی ملاّ ہاشم شرازی مصنف مثنوی سحر ہلال ہیں۔ مرزا صاحب جب لکھنو آئے تو اُن کی عمر ۷ سال تھی۔ اُن والدہ لکھنو کی تھیں اِس سلسلے سے مستقل وطن لکھنو ہو گیا مرزا صاحب کی زوجہ میر انشاللہ خان دہلوی کی نواسی تھیں مرزا صاحب ۱۲ سال کی عمر میں فارسی اور کچھ عربی پڑھ چکے تھے کہ شاعر کا شوق پیدا ہوا اُن کے اَدا شناس والد یہ شوق اور مرزا کی قدرتی زہانت دیکھ کر میر ضمیر کی خدمت میں لے گئے میر ضمیر کی فرمائش پر مرزا صاحب نے اُنہیں یہ قطعہ سنایا

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام و سحر کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

اِسی جلسے میں میر ضمیر نے دبیر تخلص تجویز کیا۔ مرزا صاحب شاعری کے شوق کو جاری رکھتے ہوئے ترقی تعلیم میں مصروف رہے اور مرزا کاظم علی، مولوی فدا علی، ملاّ مہدی مازندانی جیسے مستند علماء سے علومِ عربی کی تکمیل کی مرزا صاحب غزل بھی لکھتے تھے مگر مشاعروں شرکت پسند نہ تھی مرزا محمد رضا برقؔ کے اصرار پر اُن کے مشاعرے میں شریک ہوئے اور غزل پڑھی جس کا مطلع یہ ہے

دفن کرنا مجھ کو کوئے یار میں قبرِ بلبل کی بنے گلزار میں

مرزا صاحب ٹھمریاں وغیرہ بھی کہتے تھے جو نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ کی فرمائش پر لکھی جاتی تھیں مرزیہ گوئی میں وہ کمال حاصل کیا جس کی عزت و شہرت محتاج بیان نہیں مرزا صاحب کے مرثیوں میں بلاغت، بلند پروازی، دقت پسندی اور شوکتِ الفاظ نمایاں خصوصیات ہیں رزم پر بزم کو ترجیع ہے اور بین خاصطور پر خوب لکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے سوز پڑھنے والے مرزا صاحب کے مرثیے زیادہ پڑھتے ہیں مرثیہ خوانی میں بھی مرزا صاحب کا رنگ میر صاحب سے علیحدہ تھا آپ کے پڑھنے میں ایک خاص قوت اور جوش ہوتا تھا۔ اِشارات اور حرکات سے کام لینا پسند نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مرثیہ خوانی میں اِشاروں کا تعلق اِس زیادہ نہیں ہونا چاہیے جتنا عام گفتگو میں ہوتا ہے مرزا صاحب کا رنگ پکا سانولا قد متوسط مائل بہ بلندی دہرا جسم بڑی بڑی آنکھیں دو اُنگل نیچی داڑھی رکھتے تھے۔ ڈھیلا پائجامہ اُسکے نیچے جانگھیا گھٹنوں سے نیچے کرتا اور اُس کے نیچے شلوکہ اور گھیتلا جوتا پہنتے تھے حافظہ بہت زبردست تھا ۳۰ محرم ۱۲۹۲ھ کو انتقال ہوا بحساب قمری ۷۴ اور بحساب شمسی ۷۲ سال عمر پائی لکھنو کے محلّہ نخاس (کوچہ دبیر) میں دفن ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میر اَنیس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب رَن میں سربلند علیؑ کا علم ہوا		فوجِ خدا پہ سایۂ اَبرِ کرم ہوا
چرخِ زبر جدی پئے تسیم خم ہوا		پنجے پہ سات بار تصدق حشم ہوا
دیکھا نہ تھا علم جو کبھی اِس نمود کا
دونوں طرف کی فوج میں غُل تھا درود کا

۲

وہ شان اُس علم کی وہ عباسؑ کا جلال		نخلِ زمرّدی کے تلے تھا علیؑ کا لعل
پنجے پہ جان دیتی تھیں پریوں کا تھا یہ حال		غُل تھا کہ دوش حور پہ بکھرے ہوئے ہیں بال
ہر لہر آبدار تھی کوثر کی موج سے
طوبیٰ بھی دَب گیا تھا پھریرے کی عوج سے

۳

تھا پنج تن کا نور جو پنجے پہ جلوہ گر		عمّی کی پتلیوں میں بھی تھا روشنیوں کا گھر
زرّے نثار کرتے تھے اُٹھ اُٹھ کے اپنا زر		تکتے تھے فوق سے تو ملک تحت سے بشر
اللہ ری چمک علمِ بوتراب کی
تارِ نظر بنا تھا کرن آفتاب کی

۴

قربان احتشامِ علمدارِ نامور		رُخ پہ جلالتِ شہ مرداں تھی سر بسر
چہرا تو آفتاب سا اور شیر سی نظر		قبضے میں تیغ بَر میں زرہ دوش پر سپر
چھایا تھا رُعب لشکرِ ابن زیاد پر
غل تھا چڑھے ہیں شیر الٰہی جہاد پر

۵

وہ عوج وہ جلال وہ اقبال وہ حشم		وہ نور وہ شکوہ وہ توقیر وہ کرم
پنجے کی وہ چمک وہ سرافرازیِ علم		گرتی تھی برق فوج مخالف پہ دمبدم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا رفعتِ نشان سعادت نشان تھی
سائے میں جس نشان کے طوبیٰ کی شان تھی

۶

پنجہ اُٹھا کے ہاتھ یہ کہتا تھا بار بار　　عالم میں پنجتن کی بزرگی ہے آشکار
یہ ششجہت انہیں کے قدم سے ہے برقرار　　کیوں ہفتہ دوست بنتے ہوائے قومِ نابکار
آٹھوں بہشت ملتی ہیں مولا کے نام سے
بیعت کرو حسین علیہ السلام سے

۷

غرفوں سے جھانک جھانک کے بولی ہر ایک حور　　صلِ علیٰ علم کی چمک ہے کہ برقِ طور
یارَب رہے نگاہِ بد اِس کی ضیا سے دور　　پنجہ ہے یہ کہ ایک جگہ پنجتن کا نور
جلوے ہیں سب محمد و حیدر کی شان کے
قربان اِس جواں کے نثار اس نشان کے

۸

آ گے کبھی نہ دیکھی تھی اِس حُسن کی سپاہ　　دنیا بھی خوبیوں کا مرقع ہے واہ واہ
دیکھیں کسے کسے کہ ہے ایک ایک رشکِ ماہ　　جاتی ہے جس کے رُخ پہ تو پھرتی نہیں نگاہ
دیکھو انہیں دموں سے ہے رونق زمین کو
چُن کر حسینؑ لائے ہیں کس کس حسین کو

۹

شہرہ بہت تھا حُسن میں کنعاں کے ماہ کا　　قصہ سُنا ہوا تھا زلیخا کی چاہ کا
یاں آفتاب کو نہیں یارا نگاہ کا　　یوسف ہے ایک ایک جواں اِس سپاہ کا
سنتے تھے ہم کہ عالم ایجاد و زشت ہے
ایسے چمن کھلے ہیں کہ دنیا بہشت ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

ہمشکلِ مصطفیٰ کا ہے کیا حسن کیا جمال — صبح جبیں ہے اور شبِ گیسو ہیں بے مثال
یہ لب یہ خط یہ چشم یہ اَبرو یہ رُخ یہ خال — یاقوت و مشک ونرگس ونجم وماہ وہلال
اِک گُل پہ یاں ہزار طرح کی بہار ہے
چہرہ نہ کہیے قدرتِ پروردگار ہے

۱۱

لختِ دلِ حسنؑ بھی ہے کس مرتبہ حسیں — جس کے چراغِ حُسن سے روشن ہے سب زمیں
یہ زلفِ مشک بیز یہ آئینۂ جبیں — سرمایۂ خطا و ختن کائناتِ چیں
رُخ کی بلائیں لیتی ہیں پریاں کھڑی ہوئی
سہرے کی ہر لڑی سے ہیں آنکھیں لڑی ہوئی

۱۲

نامِ خدا ہیں عون و محمد بھی کیا شکیل — اک مہرِ بے نظیر ہے اک بدرِ بے عدیل
اَفروختہ ہیں رُخ یہ شجاعت کی ہے دلیل — ہمت بڑی ہے گو کہ ہیں عمریں ابھی قلیل
مثلِ علیؑ ہیں جنگ و جدل پر تلے ہوئے
دونوں کے نیمچوں کے ہیں ڈورے کھلے ہوئے

۱۳

عباسِ نامور بھی عجب سج کا ہے جواں — نازاں ہے جس کے دوشِ منور پہ خودنشاں
حمزہؑ کا رعب صولتِ جعفرؑ علیؑ کی شان — ہاشمؑ کا دل حسینؑ کا بازو حسنؑ کی جاں
کیونکر نہ عشق ہو شہِ گردوں جناب کو
حاصل ہیں سیکڑوں شرف اِس آفتاب کو

۱۴

اُس مہر کو تو دیکھو یہ ذرے ہیں جس کے سب — سرتاجِ آسمان و زمیں نورِ عرشِ رَب
اَبرِ کرم خدیو عجم خسرو عرب — عالی ہمم امام اُمم شاہ تشنہ لب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنباں زبانِ خشک ہے ذکرِ الٰہ میں
گویا کھڑے ہیں ختمِ رُسل رزمگاہ میں

۱۵

کیا فوج تھی حسینؑ کی اُس فوج کے نثار ایک ایک آبروِ عرب فخرِ روزگار
جرّار و دیں پناہ نمودار و نام دار لڑکوں میں سبز رنگ کوئی کوئی گلعذار
فوجیں کوئی سماتی تھیں اُنکی نگاہ میں
وہ سب پلے تھے بیشہ شیرِ الٰہ میں

۱۶

ایک ایک ملکِ جرات و ہمت کا بادشاہ کیوانِ خدم سپہرِ حشم عرشِ بارگاہ
آنکھیں غزال رشک مگر شیر کی نگاہ وہ رُعب چتونوں میں کہ اللہ کی پناہ
دیکھا تو دل کو توڑ کے برچھی نکل گئی
اَبرو زرا جو ہل گئے تلوار چل گئی

۱۷

وہ اشتیاقِ جنگ میں لڑکوں کے ولولے بیتاب تھے کہ دیکھیے تلوار کب چلے
چہرے وہ آفتاب سے وہ چاند سے گلے سب فاطمہؑ کی بیٹیوں کے گود کے پلے
اِک اِک رسولِ حق کی لحد کا چراغ تھا
جس پہ علیؑ نے کی تھی ریاضت وہ باغ تھا

۱۸

اکبر سے عرض کرتے تھے سینہ سپر کیے یہ نیچے نہ لیویں گے دَم بے لہو پیے
گر آج مرگئے تو قیامت تلک جیے صدقے ہوں اِس قدم پہ یہ سر ہیں اسی لیے
آقا کے آگے لطف ہے تیغ آزمائی کا
آج آپ دیکھیے گا تماشا لڑائی کا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۹

بچپن پہ خادمانِ اولوالعزم پہ نہ جائیں جب چاہیں معرکے میں ہمیں آپ آزمائیں
تن تن کے روکیں برچھیں ہنس ہنس کے زخم کھائیں بجلی گرے تو منہ پہ جھجک کر سپر نہ لائیں
جھپکے پلک کسی سے تو آنکھیں نکالیے
بڑھ کر ہٹیں جو پاؤں تو سر کاٹ ڈالیے

۲۰

کہتے تھے مسکرا کے یہ زینبؑ کے دونوں لعل کھلتے ہیں خود دلیروں کے جوہر دمِ جدال
ہر وقت چاہیے مددِ شیر ذوالجلال نعرہ ابھی کریں تو ملے عرصہِ قتال
اُتری ہے تیغ جن کے لیے وہ دلیر ہیں
سب ہم کو جانتے ہیں کہ شیروں کے شیر ہیں

۲۱

یہ چھیڑ جو کرتے تھے باہم وہ گلعذار شبیر دیکھتے تھے کنکھیوں سے بار بار
پاس آ کے عرض کرتے تھے عباسِ نامدار سنتے ہیں آپ کہتے ہیں جو کچھ یہ جانثار
جرات ٹپک رہی ہر اِک کے کلام سے
یہ نیمچے رُکیں گے بھلا فوج شام سے

۲۲

یہ سِن یہ زور و شور یہ عمریں یہ آن بان یہ بھولے بھالے منہ یہ جوانمردیاں یہ شان
باتیں رجز سے کم نہیں اللہ رے خوش بیان چلتی ہے ذوالفقارِ علیؑ کی طرح زبان
کس دبدبے سے کاندھوں پہ نیزے سنبھالے ہیں
جیسے چلن لڑائی کے سب دیکھے بھالے ہیں

۲۳

زینبؑ کے لاڈلوں کی طرف دیکھیے حضور مِثلِ عرق ٹپکتا ہے پیشانیوں سے نور
رُخ پہ جلال شیرِ خدا کا ہے سب ظہور پرتو گلوں کا ہے کہ چمکتی ہے برق طور

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دونوں میں صاف حیدرؑ و صفدرؑ کے طور ہیں
اللہ کی پناہ یہ تیور ہی اور ہیں

۲۴

یہ ذکر تھا کہ بجنے لگا طبل اُس طرف
مشکل کشا کی فوج نے باندھی اِدھر بھی صف
تیروں نے رُخ کیا سوئے ابنِ شہِ نجف
سینوں کو غازیوں نے اُدھر کر دیا ھدف
تھا بسکہ شوقِ جنگ ہر اک رشکِ ماہ کو
جوش آ گیا وغا کا حسینی سپاہ کو

۲۵

غصے سے آفتاب ہوئے مہوشوں کے رنگ
فوجوں پہ جا پڑیں یہ دلوں کو ہوئی اُمنگ
تن تن کے برچھیاں جو سنبھالیں برائے جنگ
بے چین ہو گئے فرسِ ابلق و سرَنگ
پاسِ اَدب سے شاہ کے صف بڑھ کے تھم گئی
پڑی ہر اِک سوار کی گھوڑے پہ جم گئی

۲۶

کہتا ہوا بڑھا کوئی قبضے کو چوم کے
بھالا کسی نے رکھ لیا کاندھے پہ جھوم کے
بولا کوئی یہ غول ہیں کیا شام و روم کے
ٹکڑے اُڑائیں گے عمر و شمرِ شوم کے
نامرد ہیں جو آنکھ چراتے ہیں مرد سے
دونوں کو چار کر کے پھریں گے نبرد سے

۲۷

دو لاکھ سے نظر کسی غازی کی لڑ گئی
بَل کھا کے رُخ پہ زلف کسی کی اکڑ گئی
چِتون کسی کی شورِ دہل سے بگڑ گئی
منھ سُرخ ہو گیا شکن اَبرو پہ پڑ گئی
نکلا کوئی سمند کو زانو میں داب کے
غصے سے کوئی رہ گیا ہونٹوں کو چاب کے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۸

بڑھ کر کسی نے تیر ملایا کمان سے — نیزا کوئی ہلانے لگا آن بان سے
نعرہ کسی کا پار ہوا آسمان سے — تلوار کھینچ لی کسی صفدر نے میان سے
اِک شور تھا کہ تلخ کیا ہے حیات کو
لاشوں سے چل کے پاٹ دو نہر فرات کو

۲۹

سنتے ہی یہ کلام جوانان نامور — لڑکے الگ کھڑے ہوئے غول اپنا باندھ کر
کہتے تھے نیچے لیے وہ غیرتِ قمر — یا رب شکست کوفیوں کو دے ہمیں ظفر
سر کے نہ پھر وغا سے جو بڑھ کر قدم گڑے
جا کر درِ یزید پہ اپنا علم گڑے

۳۰

عباس شہ سے کہتے تھے بپھرے ہوئے ہیں شیر — تیر اُس طرف سے آتے ہیں اَب کس لیے ہے دیر
دو دن کی بھوک پیاس میں ہیں زندگی سے سیر — مولا غلام سے نہیں رکنے کے یہ دلیر
پاس اَدب سے غیض کو ٹالے ہوئے ہیں یہ
شیرِ خدا کی گود کے پالے ہوئے ہیں یہ

۳۱

کس کو ہٹائے کس کو سنبھالے یہ جانثار — مرنے پہ ایک دل ہیں بہتّر وفا شعار
ہے مصلحت کہ دیجیے اَب اِذنِ کارزار — ایسا نہ ہو کہ جا پڑیں لشکر پہ ایک بار
برہم ہیں سرکشی پہ سوارانِ شام کی
اکبر کی بات مانتے ہیں نہ غلام کی

۳۲

جب روکتا ہوں میں اُنہیں اے آسماں سریر — کہتے ہیں کیوں اِمام کی جانب لگائے تیر
باندھے ہے سرکشی پہ کمر لشکرِ شریر — ہنگامِ جنگ شیر کے بچے ہوں گوشہ گیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس قہر کی نظر سے لعینوں کو تکتے ہیں
بچوں کو ہے یہ غیظ کہ آنسو ٹپکتے ہیں

۳۳

اِک اِک جری کو نشۂ جرات کا جوش ہے		عالم ہے بیخودی کا یہ مرنے کا ہوش ہے
ہر صف میں یا علیؑ ِ ولی کا خروش ہے		کہتے ہیں بار بار کہ سر بارِ دوش ہے
مشتاق ہیں وہ پیاس میں تیغوں کی گھاٹ کے
ڈر ہے کہ مر نہ جائیں گلے کاٹ کاٹ کے

۳۴

حسرت سے کی سوئے رُفقاء شاہ نے نظر		بولے حبیب نذر کو حاضر ہیں سب کے سر
فرمایا شاہ نے ہم بھی ہیں آمادہِ سفر		اَچھا بڑھے جہاد کو ایک ایک نامور
یہ راہِ حق ہے جو قدم آگے بڑھائے گا
دربارِ مصطفیٰ میں وہی پہلے جائے گا

۳۵

مژدہ یہ سن کے شاد ہوئے غازیانِ دین		اِک اِک دلیر جانے لگا سوئے فوجِ کین
جب نعرزن ہوئے صفتِ شیرِ خشمگین		تھرائے آسماں کے طبق ہل گئی زمین
برپا تھا شورِ حشر دلیروں کی حرب سے
فوجیں تو کیا جہاں تہہ و بالا تھا ضرب

۳۶

اللہ رے جہادِ حبیب و زہیر قین		برپا تھا گویا معرکہِ خندق و حنین
جب مرگئے وہ عاشق سلطان مشرقین		مقتل میں پیٹتے ہوئے دوڑے گئے حسینؑ
یوں جا کے روئے اُن کے تن پاش پاش پر
جس طرح بھائی ہے روتا بھائی کی لاش پر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۷

خالی ہوا قدیم رفیقوں کا جب پرا — کانپا سپہر شاہ نے دمِ سرد یوں بھرا
کٹنے لگا عزیزوں کا بھی جب چمن ہرا — گہہ روئے آپ ہاتھ جگر پر کبھی دھرا
لڑکے جو یک بیک کئی ہاتھوں سے کھو گئے
ٹکڑے حسنؑ کی طرح کلیجے کے ہو گئے

۳۸

تھی قہرِ حق عقیلؑ کے پوتوں کی کارزار — شمشیرِ حیدری کا نمونہ تھے جن کے وار
بابا کی لاج رکھ گئے جعفرؑ کے یادگار — تھے تین چار شیر کہ جھپٹے سوئے شکار
فتح و ظفر تھی مثلِ علیؑ اختیار میں
پنجے میں تھا وہی جسے تاکا ہزار میں

۳۹

نکلے برادرانِ علمدارِ صف شکن — دکھلا دیے علیؑ کی لڑائی کے سب چلن
بے سر تھے مورچوں میں جوانانِ پیل تن — لاشوں پہ لاشیں گرتی تھیں پڑتا تھا رن پہ رَن
آنکھوں میں پھر رہی تھی چمک ذوالفقار کی
عباس داد دیتے تھے ایک ایک وار کی

۴۰

تھا چھوٹے بھائیوں کے لیے مضطرب جو دل — گہہ شہ کے پاس تھے کبھی لشکر کے متصل
نعرہ یہ تھا کہ شیر ہے ماں کا تمہیں بحِل — شیرو رُکیں نہ ہاتھ بدن گو ہے مضمحل
یہ وقتِ آبرو ہے بڑی جدو کد کرو
ہاں بھائیو امام کی اپنے مدد کرو

۴۱

اُلٹو پرَوں کو اور صفوں کو بچھا کے آو — ساحل کے پاس خون کے دریا بہا کے آو
جب باگ اُٹھاؤ فوج کے اُس پار جا کے آو — یا مر کے آو یا اُنہیں رَن سے بھگا کے آو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاں صفدرو نشاں نہ رہے فوجِ شام کا
بیٹوں کو پاس چاہیے بابا کے نام کا

۴۲

روکر حسینؑ کہتے تھے بھائی سے دمبدم دولت پدر کی لٹتی ہے اور دیکھتے ہیں ہم
جینے نہ دیگا آہ ہمیں بھائیوں کا غم عباس عرض کرتے تھے اے قبلہِ اُمم
اَب باپ کی جگہ شہ عالی مقام ہیں
صدقے نہ کس طرح ہوں کہ ہم سب غلام ہیں

۴۳

بے جاں ہوئے جو راہِ خدا میں وہ شیر نر حضرت ضعیف ہوگئے خم ہو گئی کمر
ماتم میں تھے کہ موت نے لوٹا حسنؑ کا گھر اِک دَم میں قتل ہوگئے دونوں جواں پسر
سب چل بسے نبیؐ و علیؑ پاس رہ گئے
ستر دو تن میں اکبرؑ و عباسؑ رہ گئے

۴۴

آیا نظر جو لاشہِ نوشاہِ نیک خو اکبرؑ کی چشمِ تر سے ٹپکنے لگا لہو
کی غیظ کی نظر طرفِ لشکرِ عدو پہلو سے آئے روتے ہوئے شاہ کے روبرو
نکلی یہ بات جوشِ بکا میں زبان سے
قاسم کے ساتھ جائیں گے ہم بھی جہان سے

۴۵

بچپن سے ہم سے یہ نہ ہوئے تھے کبھی جدا سوئے تو ایک فرش پہ کھیلے تو ایک جا
طفلی کا ساتھ چھوٹ گیا وا مصیبتا مر جائے ایسا بھائی تو جینے کا کیا مزا
حسرت یہ ہے کہ تیغوں سے تن پاش پاش ہو
پہلو میں ابنِ عم کے ہماری بھی لاش ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۶

شہ نے کہا کہ سچ ہے یہ ایسا ہی ہے الم　خالق جہاں بھائی کا بھائی کو دے نہ غم
بازو کا ٹوٹنا اجل آنے سے کیا ہے کم　مر مر کے غم میں بھائی حسنؑ کے جیے ہیں ہم
تازہ تھا غم پدر کا خوشی دل سے فوت تھی
عباسِ نامدار نہ ہوتے تو موت تھی

۴۷

بھائی کے بعد اِن سے ملی لذتِ حیات　بیکس کے غمگسار تھے یہ یا خدا کی ذات
خالی نہ پائی مہر و مروت سے کوئی بات　سویا جو میں تو اُن کی کٹی جاگتے میں رات
صدمے بھلائے دل سے حسنؑ کی جدائی کے
رونے نہیں دیا مجھے ماتم میں بھائی کے

۴۸

ہے اُن کے اِتحاد کا سب سے جدا مزا　بیٹے کا لطف بھی کا حظ باپ کا مزا
ملتا ہے اُن کی بات سے ہر دم نیا مزا　اوجھل یہ آنکھوں سے ہوں تو جینے کا کیا مزا
قائم رکھے خدا کہ علیؑ کے نشان ہیں
مالک یہی ہیں گھر کے ہی تن کی جان ہیں

۴۹

قوت جگر کی تم ہو تو یہ بازووں کا زور　بچھڑا جو ایک دو میں تو پھر ہیں کنارِ گور
ہوتا ہے زخم دل میں نمک آنسووں کا شور　جب پتلیاں نہ ہوویں تو چشمِ بشر ہے کور
تم پہلووں میں تھے جو یہ بیکس سنبھل گیا
پھر خاتمہ ہے جسم سے جب دم نکل گیا

۵۰

بس دیکھ کر نہال ہوئے گلشن جہاں　گزرے بہارِ عمر کے دن آ گئی خزاں
اُٹھ جائے جلد خلق سے یہ پیر ناتواں　پھولو پھلو جیو کہ ابھی تم تو ہو جواں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمریں بھی ہیں قلیل کچھ ایسے مُسن نہیں
دونوں کا ہے شباب یہ مرنے کے دن نہیں

۵۱

اِن سے نشاں علیؑ ہے تم سے ہمارا نام　　　گھر مٹ گیا نبیؐ کا جو دونوں ہوئے تمام
میت کے دفن کا بھی مناسب ہو اہتمام　　　مرنے کے بعد کوئی تو آئے ہمارے کام
تُربت پہ تم سے گُل ہوں تو دل باغ باغ ہو
اندھیر ہے جو قبرِ پدر بے چراغ ہو

۵۲

کچھ نہ ذکرِ ہجر یہ صدمہ ہے دل خراش　　　بہر پدر کرو کفن و گور کی تلاش
ہوگا یہ جسم ظلم کی تیغوں سے پاش پاش　　　دو شخص چاہییں کہ اُٹھائیں ہماری لاش
رونے کو کوئی دوست نہ یاور سرہانے ہو
فرزند پائنتی ہو برادر سرہانے ہو

۵۳

اکبر نے سن کے آپ سے یہ اَشکِ خوں بہائے　　　عباس بول اُٹھے نہ خدا وہ گھڑی دکھائے
ہے زندگی یہی کہ ہمیں پہلے موت آئے　　　خاک اُس غلام پر کہ جو آقا کی لاش اُٹھائے
دیتے ہیں جان اہلِ وفا نام کے لیے
پائے ہیں کیا یہ ہاتھ اِسی کام کے لیے

۵۴

بس گر پڑا قدم پہ یہ کہہ کے وہ باوفا　　　جھک کر کہا حسینؑ نے بھائی یہ کیا کہا
قاسم کا ذکر کرتے تھے ہمشکلِ مصطفیٰ　　　باتیں تو اُن سے تھیں تمہیں کیوں غیظ آگیا
ہم تم تو ساتھ گلشنِ ہستی سے جائیں گے
اچھا ہماری لاش کو اکبر اُٹھائیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۵

اُٹھیے قدم سے آپ کی اُلفت کے میں نثار　　غصے میں بھول جاتے ہو بھیا ہمارا پیار
آنکھیں قدم پہ مل کہ یہ بولا وہ نامدار　　بے اِزنِ جنگ سر نہ اُٹھائے گا خاکسار
ایسا نہ ہوں خجل ہوں رسالت مآب سے
پہلے مروں گا اکبرِ عالی جناب سے

۵۶

صدقہ علیؑ کی روح کا اکبر کو روکیے　　دے کر قسم شبیہ ِ پیمبر کو روکیے
نورِ نگاہِ بانوئے بے پر کو روکیے　　ائے آفتابِ دیں مہ اَنورکو روکیے
پہلے رضا ملے تو بہت نیک نام ہوں
آقا یہ شہزادہ ہے اور میں غلام ہوں

۵۷

شہ نے کہا کہ سرتو قدم سے اُٹھائیے　　لیجیے رضائے حرب نہ آنسو بہائیے
فرقت میں ہم جئیں کہ مریں خیر جائیے　　اپنی سکینہ جان سے جاکر مل آئیے
زوجہ کو پیٹتے ہوئے سر دیکھ لیجیے
بچوں کو اور ایک نظر دیکھ لیجیے

۵۸

عباسؑ شہ کے گرد پھرے اُٹھ کے سات بار　　بھائی کو گھر میں لیکے چلے شاہِ ذی وقار
بولا وہ پیک شاطرِ فوجِ ستم شعار　　لو اِزنِ جنگ پا چکے عباسؑ ِ نامدار
خود دیکھ کر یہ حال پھرا ہوں میں راہ سے
ملنے گئے ہیں خیمے میں ناموس شاہ سے

۵۹

تھے آگے آگے ہاتھوں سے تھامے کمر اِمام　　نعرہ یہ دَمبدم تھا کہ اَب ہم ہوئے تمام
تیغوں سے گھاٹ روک لو آیا وہ نیک نام　　اَب معرکہ ہے قہر کا ائے ساکنانِ شام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھو بچے رہو کہ لڑائی ہے شیر سے
چھوٹے گی مشکلوں میں ترائی دلیر سے

۶۰

دل ہل گئے سپاہ کے سنتے ہی یہ خبر کانپے مثالِ بید جوانانِ پُر جگر
ہلچل میں اِس طرف کے پرے ہو گئے اُدھر ساحل سے ہٹ کے نہر پکاری کہ اَلحذر
پیچھے ہٹیں صفیں کہ طلاطم عیاں ہوا
دریا جو باڑھ پر تھا وہ اُلٹا رواں ہوا

۶۱

ٹوٹے وہ مورچ جو بندھے تھے پئے جدال برچھی گری زمیں پہ کسی کی کسی کی ڈھال
اللہ ری ہیبتِ خلفِ شیرِ ذوالجلال کانپی زمیں کھڑے ہوئے روئیں تنوں کے بال
منھ زرد ہو کے رہ گیا ہر نوجوان کا
دَشتِ نبرد کھیت بنا زعفران کا

۶۲

تھا شش جہت میں غُل کہ یہ ہے روز انقلاب اُلٹے گا اَب زمیں کا وَرق اِبن بوتراب
اِس شیر پر نہ ہو گی کوئی فوج فتح یاب بس اَب بِنائے عالمِ اِمکاں ہوئی خراب
حملہ غضب ہے بازوئے شاہِ حجاز کا
لنگر نہ ٹوٹ جائے زمیں کے جہاز کا

۶۳

ڈر سے ہوا تھی ایک طرف گرد اِک طرف بھرتے تھے خیبری بھی دمِ سرد اِک طرف
سمٹے ہوئے تھے کوفے کے نامرد اِک طرف تھے روسیاہ شام کے سب زرد اِک طرف
بھاگے تھے نیزہ باز لڑائی کو چھوڑ کے
ضیغم نکل گئے تھے ترائی کو چھوڑ کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۴

تھی اَبتری سپاہِ ضلالت شعار میں
اِس صف میں تھی وہ صف یہ قطار اُس قطار ہیں
سو بار جو لڑے تھے اکیلے ہزار میں
وہ جائے اَمن ڈھونڈتے تھے کارزار میں
چہرے تھے زرد خوف سے حیدر کے لعل کے
نامرد منھ چھپاتے تھے گھونگھٹ میں ڈھال کے

۶۵

سرکردہائے فوجِ مخالف تھے بے حواس
کچھ شمر کے قریب تھے کچھ تھے عمر کے پاس
سب کا یہ قول تھا کہ ہوئی زندگی سے یاس
ضربِ علیؑ ہے ضربِ علمدارِ حق شناس
طاقت سے ہیں بھرے ہوئے بازو دلیر کے
خیبر کُشا کا زور ہے پنجے میں شیر کے

۶۶

اِس فوج میں تو ہے یہ تزلزل یہ انتشار
ہتھیار اِدھر لگاتے ہیں عباسِؑ نامدار
مُضطر ہیں بیبیاں شہ والا ہیں بے قرار
بھائی کے منھ کو دیکھ روتے ہیں بار بار
بیٹا کھڑا ہے چاک گریباں کیے ہوئے
روتی ہے سوکھی مشک سکینہ لیے ہوئے

۶۷

منھ دیکھتی ہے باپ کا جب وہ بچشمِ تر
کہتے ہیں یہ اِشارے سے سلطانِ بحر و بَر
لٹتا ہے باپ تم کو سکینہ نہیں خبر
جانے نہ دو چچا کو ہمیں چاہتی ہو گر
آنسو بہا بہا کے نہ پانی کا نام لو
دامن قبا کا ننھے سے ہاتھوں سے تھام لو

۶۸

بھائی کے اضطراب میں زینب کا ہے یہ حال
ڈھلکی ہوئی سر سے رِدا اور کھلے ہیں بال
عباسؑ سے یہ کہتی ہیں روکر بصد ملال
چھوڑو نہ شہ کو اَئے اَسدِ کبریا کے لعل

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا کہتے ہو سکینہ سے منھ موڑ موڑ کے
بھیا کدھر چلے میرے بھائی کو چھوڑ کے

۶۹

دیکھو تو حال سبطِ رسول فلک اَساس — بیٹی کا غم بھتیجے کا ماتم ہجومِ یاس
ہے کثرتِ سپاہ میں تنہا وہ حق شناس — قربان جاؤں تم تو رہو بیوطن کے پاس

۷۰

عاشق ہو دلبرِ اَسدِ ذوالجلال کے
بازو قوی تمھیں سے ہیں زہرؑا کے لعل کے

۷۱

عباس کہتے ہیں کہ نہ جاؤں تو کیا کرو — کیونکر نہ حق اِمامِ زماں کا اَدا کروں
اُلٹوں صفیں ہزروں سے تنہا وغا کروں — یہ سر ہے اِس لیے کہ قدم پر فدا کروں
پہنچا ہے فیض سیّدِ خوش خو کے ہاتھ سے
دنیا میں کچھ تو کام ہو بازو کے ہاتھ سے

۷۲

رُخصت طلب ہے شاہ سے اکبر سا لالہ فام — شہزادہ مرنے جائے سلامت رہے غلام
اللہ روکیے نہ اَب اَئے خواہرِ اِمام — وہ اَمر کیجیے کہ بڑھے جس میرا نام
بیکس ہوں ساتھ ماں نہیں سر پہ پدر نہیں
میں آپ کا غلام تو ہوں گو پسر نہیں

۷۳

باتیں یہ سُن ک روتی ہے زینبؑ جھکائے سر — تھّرا رہی ہے زوجہِ عباسِ نامور
چہرہ تو فق ہے گود میں ہے چاند سا پسر — مانع ہے شرم روتی ہے منھ پھیر پھیر کر
موقع نہ روکنے کا ہے نہ بول سکتی ہیں
حضرت کے منھ کو نرگسی آنکھوں سے تکتی ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۴

کہتی ہیں رو کے بانوئے عالم سے بار بار ہمکو تباہ کرتے ہیں عباسؑ نامدار
ہے لونڈیوں کے باب میں بی بی کو اختیار کچھ آپ بولتی نہیں اِس وقت میں نثار
کہیے جو روکنے کی کوئی اِن کے راہ ہو
اَب عنقریب ہے کہ میرا گھر تباہ ہو

۷۵

اَکبر کا واسطہ کوئی تدبیر کیجیے امداد بہر حضرت شبیر کیجیے
کچھ دل کو ہو قرار وہ تقریر کیجیے پٹکا وہ باندھتے ہیں نہ تاخیر کیجیے
اِک دل ہے میرا اور کئی غم کے تیر ہیں
بی بی میں کیا کروں میرے بچے صغیر ہیں

۷۶

عباسؑ دیکھتے ہیں جو زوجہ کا اِضطرار ہوتا ہے تیر غم جگرِ ناتواں کے پار
روتے ہیں خود مگر یہ اشارہ ہے بار بار شوہر کے غم میں یوں کوئی ہوتا ہے بے قرار
آؤ اَدب سے دلبرِ زہراؑ کے سامنے
روتی ہیں لونڈیاں کہیں آقا کے سامنے

۷۷

کھولا ہے گوندھے بالوں کو صاحب یہ کیا کیا پیٹو نہ سر کہ روتا ہے فرزندِ مہ لقا
خیر النساء کے لعل پہ ہوتے ہیں فدا شادی کا ہے مقام کہ ماتم کی ہے یہ جاء
ایذا میں صبر صاحبِ ہمت کا کام ہے
میری بھی آبرو ہے تمہارا بھی نام ہے

۷۸

لو پونچھ ڈالو آنسوؤں کو بہرِ ذوالجلال دیکھو زیادہ رونے سے ہوگا ہمیں ملال
میری مفارقت کا نہ کچھ کبھی خیال قائم تمہارے سر پہ رہے فاطمہؑ کا لعل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غم چاہیے نہ آہ و بکا چاہیے تمہیں
شہ کی سلامتی کی دعا چاہیے تمہیں

۷۸

صدقے ہیں اِبنِ فاطمہ پر مجھ سے سو غلام
دیکھو نہ روتے دیکھ لیں تم کو کہیں اِمام
کیا اَشک خوں بہا کے بگاڑو گی میرا کام
ہم ہاتھ جوڑتے ہیں یہ ہے صبر کا مقام
پوچھیں حضور گر کہ تجھے کیا قبول ہے
صاحب یہ کہیو تم کہ رنڈاپا قبول ہے

۷۹

دیکھو کہ گھر میں اور بھی رانڈیں ہیں تین چار
آداب شاہ سے چپ ہیں نہیں کوئی بیقرار
رہ جائے بات اُمر وہ کرتے ہیں ہوشیار
دنیا ہے بے ثبات زمانہ ہے بے مدار
سو ایسے تفرقے ہوئے ہیں ایک آن میں
صاحب سدا کوئی بھی جیا ہے جہان میں

۸۰

قاسم کو دیکھو جانبِ اکبر کرو نگاہ
گزری جو شب تو صبح کو گھر ہو گیا تباہ
دشمن کو بھی دکھائے نہ اللہ ایسا بیاہ
کیا صابرہ ہے یہ دُخترِ شبیر واہ واہ
سہتی ہے یوں جہاں میں جفا رانڈ ہونے کی
آواز بھی بھلا کوئی سنتا ہے رونے کی

۸۱

آفت میں صبر کرتی ہیں اِس طرح بیبیاں
ہوتا ہے صابروں کا مصیبت میں اِمتحاں
جل جائے دل مگر نہ اُٹھے آہ کا دھواں
اُف کیجیو نہ منھ سے جو پہنچے لبوں پہ جاں
چرچا رہے کہ وقت پہ کیا کام کر گئی
چھوٹی بہو علیؑ کی بڑا نام کر گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۲

شوہر نے یہ کلام کیے جب بچشمِ تر　چپ ہوگئی وہ صاحبِ ہمت جھکا کے سر
ہتھیار سج کے حضرتِ عباسؑ نامور　آئے قریب لختِ دلِ سیّدالبشر
صدمے سے رنگ سبطِ نبی زرد ہوگیا
کانپے وہ دست و پا کہ بدن سرد ہوگیا

۸۳

جوں جوں قریب آتے تھے عباسؑ نامور　بیتاب تھے حسینؑ سنبھالے ہوئے جگر
کہتے تھے اضطراب میں جھک کر اِدھر اُدھر　جینے نہ دیگا آہ ہمیں صدمہِ کمر
ہے زیست تلخ فاطمہ کے نورِ عین کو
زینبؑ کہاں ہو آکے سنبھالو حسینؑ کو

۸۴

سب گھر کی بیبیوں کو کہو میرے پاس آئیں　بانو کہاں ہیں زوجہ عباسؑ کو بلائیں
گودی میں تشنہ کام سکینہ کو جلد لائیں　کوچ اب جہاں سے ہے ہمیں سب آکے دیکھ جائیں
یہ نوجواں سنبھالے گا گھر جب مروں گا میں
عباسؑ سے ہر اِک سفارش کروں گا میں

۸۵

یہ سُن کے ساری بیبیاں آئیں بحالِ زار　بولے قدم پہ جھک کے یہ عباسؑ نامدار
اَے آفتابِ عالمیاں نورِ کردگار　ہل مِن مبارز کا اُدھر غُل ہے بار بار
ہیں ذرّہ پروری کے چلن آفتاب میں
آقا یہ دیر کس لیے خادم کے باب میں

۸۶

لڑکوں نے معرکوں میں کیے اپنے اپنے نام　کیا میں غلامِ خاص نہیں اَے شہِ اَنام
ایسا دن اور بھی کوئی ہوئے گا یا اِمام　کس کام کا جو آج نہ کام آئے گا غلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشکل ہے ایسے وقت میں رُکنا دلیر کا
آخر پسر ہوں شیر الٰہی سے شیر کا

۸۷

ہوتا جو سب سے پہلے فدا خادمِ جناب
خوش ہوتی خاکسار سے روح اَبو تُراب
اَب ہوں ہر اِک کے آگے خجالت سے آب آب
زہرؑا سے بھی حجاب ہے شبّر سے بھی حجاب
آب بھی نہ تیغ و تیر اگر تن پہ کھاؤں گا
مولا بتایئے کسے پھر منھ دکھاؤں گا

۸۸

ساتھ آپ کے سہوں گا نہ گر قتل کی جفا
مجھ سے رسولِ پاک خوشی ہونگے یا خفا
بیزار کیا نہ ہوگا دل شاہِ قل کفا
پھر فاطمہؑ کہیں گی مجھے صاحب وفا
مرنے کا حظ نہ جینے کا مطلق مزا رہا
اِنساں کی آبرو نہ رہی جب تو کیا رہا

۸۹☆

گردن ہلا کے شاہ نے کہا آہ کیا کروں
مشکل ہے سخت اَے مِرے اللہ کیا کروں
جینے نہ دیگا یہ غمِ جانکاہ کیا کروں
چھٹتا ہے اَب برادرِ ذیجاہ کیا کروں
دَم بھر کی زندگی مجھے دشوار ہو گئی
سب تو خفا تھے موت بھی بیزار ہوگئی

۹۰

غازی نے رکھ دیا قدم شاہِ دیں پہ سر
بولے گلے لگا کے شہنشاہِ بحر و بَر
اَےتن کی جان اے سببِ قوتِ جگر
یوں ہے خوشی تو خیر جہاں سے کرو سفر
بھائی نہ ہو تو بھائی کی مٹی خراب ہے
اچھا تمہارا کوچ میرا پا تُراب ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۹۱

روتا ہوا جھکا پئے تسلیم وہ جری سب روئے مَشک دوشِ مبارک پہ جب دھری
اِک آہِ سرد زوجہِ عباسؑ نے بھری صدمے سے زرد تھا اور تن میں تھرتھری
سر سے ردا بھی دوش تلک آ کے گر پڑی
بانو کے پاس خاک پہ غش کھا کے گر پڑی

۹۲

نکلا وہ شیر خیمے سے باہر علم لیے مُجرے کو آئی فتح سپاہِ حشم لیے
جرات نے بڑھ کے بوسہءِ تیغِ دودَم لیے نصرت نے چومے ہاتھ ظفر نے قدم لیے
خورشید کا جلال نگاہوں سے گر گیا
اِقبال سر کے گرد ہُما بن کے پھر گیا

۹۳

آیا سجا ہوا وہ سمند ِ بُراق سیر تھا فلک پہ اُڑنے کو تیار مِثلِ طیر
ہوتا تھا اُس کے ڈر سے غزالوں کا حال غیر الحق سپاہِ شر اُسے روکے تو یہ بخیر
صَرصَر قدم کی گرد کو پاتی نہیں کبھی
ڈھونڈیں بشر پَری نظر آتی نہیں کبھی

۹۴

وہ زیب و زَین زِین کی وہ ساز کی پھبن زیور سے جیسے ہوتی ہے آراستہ دلہن
چشمِ سیاہ دِیدہ آہو پہ طعنہ زن سُرعت یہ تھی کہ بھولتے تھے چوکڑی ہرن
جادو تھا معجزہ تھا پَری تھا طلسم تھا
پاکھر نہ تھی زرہ میں تہمتن کا جسم تھا

۹۵

رکھا قدم رکاب میں حیدرؑ کے لعل نے نعلینِ پا کو فخر سے چوما ہلال نے
بخشی جو صدرِ زِیں کو ضیا خوش جمال نے دُم کو چنور کیا فرسِ بیمثال نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس ناز سے وہ رَشکِ غزالِ ختن چلا
طاؤس تھا کہ سیر سوئے چمن چلا

۹۶

خوشبو سے عرضِ پاک ریاضِ جناں بنی — گرد اُڑ کے غازہِ رُخِ لیلٰی و شاں بنی
جلوے سے راہِ دشتِ بلا کہکشاں بنی — زرّے بنے نجوم زمیں آسماں بنی
سُم بدر تھے تو نعل بھی چاروں ہلال تھے
نقشِ سُم ِ فرس سے ہزاروں ہلال تھے

۹۷

وہ دبدبہ وہ سطوتِ شاہانہ وہ شباب — تھرّا رہا تھا جس کی جلالت سے آفتاب
وہ رُعب ِ حق کہ شیر کا زُہرہ ہو آب آب — صولت میں فرد دفترِ جرات میں انتخاب
صورت میں سارے طور خدا کے ولی کے ہیں
شوکت پکارتی ہے کہ بیٹے علیؑ کے ہیں

۹۸

پہونچے جو دشتِ کیں میں اُڑاتے ہوئے فرس — گھوڑے کو ہاتھ اُٹھا کے یہ آواز دی کہ بس
دیکھیں صفیں جمی جو چپ وراس و پیش وپس — نعرہ کیا کہ نہر پہ جانے کی ہے ہوس
روکے گا جو وہ موت کے پنجے میں آئے گا
ہٹ جاؤ سب کہ شیر ترائی میں جائے گا

۹۹

بولے یہ بڑھ کے فوج مخالف سے پہلواں — دیکھا نہیں کبھی کہ ہٹے لشکرِ گراں
یاں سب ہیں روم وشام کے جنگ آزما جواں — ہاں آیئے تو کھینچ کے تیغ شرر فشاں
بودے نہیں ہیں کچھ جو نگہباں ہیں گھاٹ کے
سر پھینک دیں گے نہر میں خنجر سے کاٹ کے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰۰

سنتے ہی یہ جلال میں آیا علیؑ کا لعل
نعرہ کیا کہ تم ہمیں روکے گے کیا مجال
یہ مورچے ہیں کیا ہمیں جن کا ہو کچھ خیال
اِک دم میں چیونٹیوں کی طرح ہو نگے پائمال
بھاگو گے پھینک پھینک کے تیغیں لڑائی سے
لو مرد ہو تو اَب نہ سرکنا ترائی سے

۱۰۱

روک ہمیں نکل کے جو طاقت کسی میں ہو
لے تیغ ہاتھ میں جو شجاعت کسی میں ہو
گرمائے رَخش کو جو حرارت کسی میں ہو
آئے جو حرب وضرب کی قدرت کسی میں ہو
دو ہاتھ میں علیؑ کے پسر وار پار ہیں
دریا نہیں کہ رک گیا ہم زولفقار ہیں

۱۰۲

تم کیا پہاڑ بیچ میں گر ہوں تو ٹال دیں
شیروں کو ہم ترائی سے باہر نکال دیں
مہلت نہ ایک کو دَمِ جنگ وجدال دیں
پانی تو کیا ہے آگ میں گھوڑے کو ڈال دیں
منھ دیکھتے رہیں جو نگہباں ہیں گھاٹ کے
لیجائیں گھر پہ تیغ سے دریا کو کاٹ کے

۱۰۳

سرکش ہیں سب ہماری زبردستیوں سے زیر
داد شجاع باپ جوانمرد ہم دَلیر
جب رَن پڑا ہے کر دیے ہیں زخمیوں کے ڈھیر
لائے ہیں جاکے آگ سے پانی خدا کے شیر
عفریت بھاگتے ہیں وہ چوٹیں ہماری ہیں
بیرِ اَلم میں کود کے تلواریں ماری ہیں

۱۰۴

جرات جلو میں رہتی ہے نصرت رکاب میں
سر کاٹتے ہیں پیر کے تیغوں کی آب میں
لکھے ہوئے ہیں شیروں کے حملے کتاب میں
فصلیں ہیں اپنے زور کی خیبر کے باب میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناصر ہیں بارگاہِ فلک بارگاہ کے
دفتر اُلٹ دیے ہیں عرب کی سپاہ کے

۱۰۵

بے مَشک کے بھرے ہمیں آتا ہے چین کب گرمی میں پیاس سے کئی بچے ہیں تشنہ لب
اصغر کو گودیوں میں تڑپتے کٹی ہے شب کیا وقت ہے حسینؑ کے بچوں پہ ہے غضب
لالے پڑے ہوئے ہیں سکینہ کی جان کے
کانٹے مجھے دکھائے تھے سوکھی زبان کے

۱۰۶

عبرت کی یہ جگہ ہے کہ ہم اور سوالِ آب سقّے بنے ہیں دیکھ کے بچوں کا اِضطراب
اِس مَشک نے کیا ہمیں عقبیٰ میں کامیاب اللہ ری آبرو کہ بہشتی ملا خطاب
شہ سے نشانِ فوجِ پیمبر بھی مل گیا
طوبیٰ کے ساتھ چشمۂ کوثر بھی مل گیا

۱۰۷

یہ ذکر تھا کہ فوج کی جانب سے تیر آئے نیزے اُٹھا کے شیر کے منھ پر شریر آئے
یہ بھی جھپٹ کے مِثلِ شہِ قلعہ گیر آئے گیتی ہلی غضب میں جناب اَمیر آئے
گھوڑا اُڑا پَروں کو سواروں کے توڑ کے
لپکی صفوں پہ سیف بھی کاٹھی کو چھوڑ کے

۱۰۸

آمد تھی تیغ کی کہ اَجل کا پیام تھا یہ صف اَخیر تھی وہ رسالہ تمام تھا
بجلی سا ہر جگہ فرس تیز گام تھا ششدر تھی موت چاروں طرف قتلِ عام تھا
اِس غول پر کبھی تھی کبھی اُس قطار پر
پڑتا تھا ایک تیغ کا سایہ ہزار پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰۹

وہ تیغ کی چمک وہ تڑپ راہوار کی
رفرف کی اِک شبیہ تو اِک ذوالفقار کی
شوکت سوار میں شہِ دُلدُل سوار کی
حملوں میں شان سب اَسدِ کردگار کی
چتون وہی غضب وہی بیباکیاں وہی
پھرتی وہی جھپٹ وہی چالاکیاں وہی

۱۱۰

توڑا یہ مورچہ یہ صفِ اُلٹی اُدھر پھرے
تلوار خوں میں آپ پسینے میں تر پھرے
یوں خاک پہ گرا کے لعینوں پے سر پھرے
جیسے شکار کھیلے ہوئے شیرِ نر پھرے
تھی قہر کی نگاہ غضب کا جلال تھا
آنکھیں بھی سُرخ سُرخ تھیں چہرہ بھی لال تھا

۱۱۱

منھ پھر گئے سپاہ کے جس سمت رُخ کیا
یاں سے وہاں گئے اِسے مارا اُسے لیا
باقی رہے ہزار میں سو دس میں اِک جیا
اللہ رے دَم لہو پہ لہو تیغ نے پیا
اِس پر بھی تشنگی میں نہ تسکیں زری ہوئی
گویا تھی آگ پیٹ میں اُس کے بھری ہوئی

۱۱۲

بیشک تھا اُن کا ہاتھ اَمیرِ عرب کا ہاتھ
پہنچا وغا میں سو طرف اِک تشنہ لب کا ہاتھ
آئی اَجل اُٹھا جو کسی بے اَدب کا ہاتھ
شیرِ خدا کے شیر نے مارا غضب کا ہاتھ
بازو پہ آئی تیغ دو دَم شانہ کاٹ کے
پونہچے کو بھی قلم کیا دستانہ کاٹ کے

۱۱۳

چلتا تھا مثلِ برق یمین و یسار ہاتھ
ڈر ڈر کے جوڑتے تھے ضلالت شعار ہاتھ
اُن کی نہ ایک چوٹ نہ اُن کے ہزار ہاتھ
کافی تھے سب کو تیغ دو دستی کے چار ہاتھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آواز ششجہت میں بگیر و بزن کی تھی
اللہ کا کرم تھا مدد پنجتن کی تھی

۱۱۴

نعرہ جدا صدائے بگیر و بدہ جدا گوشے کماں سے دور تھے گوشوں سے زِہ جدا
بکتر جدا زمین پہ ٹکڑے زرہ جدا نیزوں کو دیکھیے تو گرہ سے گرہ جدا
اللہ رے فرق گردن و سر بھی بہم نہ تھے
کشتوں کا زکر کیا ہے کہ تیغوں میں دَم نہ تھے

۱۱۵

جس کی طرف نظر دَمِ جنگ وجدل پھری کچھ ہٹ کے تیغ سے اُسی جانب اَزل پھری
رہوار یوں پھرا کہ اِشارے میں کَل پھری تلوار بھی گلوں کی طرف برمحل پھری
ایسے جری سے کس کو مجال مصاف تھی
یوں پھر کے صف کی صف کو جو دیکھا تو صاف تھی

۱۱٦

چل پھر کے کاٹتی تھی وہ تلوار ہاتھ پاؤں ڈر سے بڑھا نہ سکتے تھے خونخوار ہاتھ پاؤں
سر بچ گیا تو ہوگئے بیکار ہاتھ پاؤں چمکی گری تو آٹھ ہوئے چار ہاتھ پاؤں
چلّائی روح تیغ پھر آئی نکل چلو
بولی اَجل اَب اُٹھ کے تو پنجوں کے بَل چلو

۱۱۷

نیزے اُدھر قلم تو اِدھر برچھیاں قلم تُرکش دو نیم ٹکڑے کمانیں نشاں قلم
ہر ہاتھ میں قلم کی طرح اِستخواں قلم منہ تیغ کا خراب سِناں کی زباں قلم
جب سَن سے سر پہ آئی کسی بدخصال کے
گویا سموم چل گئی پھولوں پہ ڈھال کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۱۸

کی جس نے سرکشی وہ فتنہ فرو ہوا ظالم ہزار میں تھا جو یکتا وہ دو ہوا
اَفشاں لہو سے شیر کا دستِ نکوہوا ٹھنڈا وہی تھا جنگ پہ سرگرم جو ہوا
تھا خاتمہ سپاہِ جہنم مقام کا
شعلے بجھائے دیتا تھا پانی حسام کا

۱۱۹

وہ تیغ کھول دیتی تھی لوہے کا بھی حصار تھا اُس کے ہاتھ سے دل چارآئینہ فگار
عاری تھیں منھ پہ تیغوں کے ایسے پڑے تھے وار خود اپنے سر پٹکتے تھے گر گر کے بار بار
پانی وہ زہر تھا کہ پیا اور فنا ہوا
ہے آج تک زِرہ کا کلیجہ چِھنا ہوا

۱۲۰

جاتی تھی ہر پَرے کی طرف سَن سے بار بار چڑھ کر سوار گرتے تھے توسَن سے بار بار
اُٹھتی تھی اَلاماں کی صدا رَن سے بار بار ہر سر کا بار اُترتا تھا گردن سے بار بار
غارت ہوئے تباہ ہوئے بے تُزک ہوئے
ضرب گراں جو اُٹھ نہ سکی کیا سُبک ہوئے

۱۲۱

ثابت رہی نہ ڈھال نہ مغفر نہ سر بچا سینے میں دل کو کاٹ گئی گر جگر بچا
دو ٹکڑے ہوگیا وہ اِدھر جو اُدھر بچا بے زخم کھائے ایک نہ بیداد گر بچا
تلوار سے کوئی ڈَر سے ہلاک تھا
سالم تھا جس کا جسم جگر اُس کا چاک تھا

۱۲۲

سر سے کمر میں تھی تو کمر سے تہِ فرس آفت کا منھ تھا قہر کا دَم خم ستم کا کَس
کُشتے تڑپ رہے تھے چِپ و راس و پیش و پس دو تھے اگر تو چار ہوئے پانچ تھے تو دَس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غل تھا وہی لڑے جسے سرتن پہ بار ہو
آفت بپا ہے کون اَجل سے دو چار ہو

۱۲۳

مغفر نہ سر کے پاس نہ خنجر کمر کے پاس بیٹے کے پاس باپ نہ بیٹا پدر کے پاس
قبضے کے پاس تیغ نہ دَستہ تبر کے پاس کڑیاں زِرہ کے پاس نہ دامن سِپر کے پاس
بوڑی نہ تھی سناں پہ نہ پرچم نشان پر
پیکاں نہ تیر پر تھا نہ چلّہ کمان پر

۱۲۴

نہ وہ علم سیاہ نہ وہ رو سیاہ تھے تیغ و سِپر بھی پاس نہ تھی بے پناہ تھے
بے سر تھے وہ جو فوج میں صاحب کلاہ تھے سب چھاونی اُجاڑ محلے تباہ تھے
دکھلا دیا تھا خالقِ اکبر کے قہر کو
جیسے غنیم لوٹتا پھرتا تھا شہر کو

۱۲۵

بولی سِپر سے تیغ کہ تجھ میں پناہ ہے اُس نے کہا کہ بھاگ زمانہ سیاہ ہے
ہرجاء یہ تیغ شعلہ فشاں سدِّ راہ ہے اِس معرکے میں کوہ بھی گر ہو تو کاہ ہے
جنات ڈر کے ہاتھوں سے منھ ڈھانپتے ہیں آج
میں کیا ہوں جبرائیل کے پَر کانپتے ہیں آج

۱۲۶

ڈر ڈر کے پچھلے پاؤں سپاہ لعیں ہٹی یہ صف سوئے یسار وہ سوئے یمیں ہٹی
سہمے جبال نہر کہیں سے کہیں ہٹی دہشت سے آسماں ہوا اُونچا زمیں ہٹی
بھاگڑ پڑی کہ ایک سے ایک آگے بڑھ گیا
دریا لہو کا کشتیِ گردوں پہ چڑھ گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲۷

اللہ ری جنگ ِ شیر ِ سلیمان ِ کربلا چیونٹی بھی مورچوں میں نہ تھی آدمی تو کیا
پہنچے ترائی میں تو یہ اَعدا کو دی صدا کیوں اَب یہ نہر کس کی ہے اے قومِ اشقیاء
اِک دَم میں ہم شکست ہزاروں کو دیتے ہیں
دیکھو اَسد ترائی کو یوں چھین لیتے ہیں

۱۲۸

رَستے کھلے ہوئے ہیں کہاں ہے وہ بندوبست کس نے یہ روم وشام کی فوجوں کو دی شکست
کیا ہوگئے ترائی سے وہ سب ہواپرست کیوں سربلند کون ہے اسوقت کون پَست
فوجوں میں یوں کسی نے بھی گھوڑے اُڑاے ہیں
دیکھو تو ہم کہاں سے کہاں لڑکے آئے ہیں

۱۲۹

دنیا جو اِک طرف ہو تو ہم پرظفر نہ پائے فاقوں میں شیر بھی ہو مقابل تو منہ کی کھائے
کس دَبدبے سے جوہر ِ تیغ علیؑ دکھائے اَب کچھ اَلم نہیں اَجل آئے کہ جان جائے
بس ہم نے گھاٹ چھین لیا مَشک بھر چکے
شیروں نے جوزباں سے کہا تھا وہ کرچکے

۱۳۰

لب تشنہ تین دن سے ہیں اور ہے فرات پاس چاہیں ابھی تو ہاتھ بڑھا کر بجھائیں پیاس
پر زہر ہے بغیر شہِ آسماں اَساس مرتے ہیں آبرو پہ جونان ِ حق شناس
آقا کی تشنگی پہ جگر چاک چاک ہے
بے اُن کے آبِ خضر بھی ہووے تو خاک ہے

۱۳۱

فرما کے یہ سمند کو ڈالا فرات میں گویا خضر اُتر گئے آبِ حیات میں
دریا دل ایسا کون ہوا کائنات میں تسمہ پکڑ کے مَشک بھری ایک بات میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیراب جب تلک کہ شہِ بحر و بر نہ ہوں
منظور تھا کہ ہاتھ بھی پانی سے تر نہ ہوں

۱۳۲

گرمی سے تشنگی میں کلیجہ تھا آب آب / تڑپا رہا تھا قلب کو موجوں کا پیچ و تاب
آجاتے تھے قریب جو ساغر بکف حباب / کہتا تھا منھ پھیر کے وہ آسماں جناب
عباسؑ آبرو پہ ابھی حرف آئے گا
پانی پیا تو نامِ وفا ڈوب جائے گا

۱۳۳

دریا سے مشک بھر کے جو نکلا وہ نیک نام / اُمڈی سیاہ گھٹا کی طرح سب سپاہِ شام
یوں ڈوب کر نکلتا تھا وہ آسماں مقام / ظاہر ہو جسے ابر میں چھپ کر مہِ تمام
موجیں تھیں رودِ نیل کی فوجوں کا دَل نہ تھا
پر واہ رے حواس کہ ابرو پہ بل نہ تھا

۱۳۴

چلتی تھی بڑھ کے چار طرف تیغ برق دم / کاندھے پہ مشک آب تھی پنجے میں تھا علم
دامن سے لگ کے ہاتھ اُلجھتا تھا دمبدم / کرتا تھا جا بجا تگ و دَو اسپِ خوش قدم
اُڑ اُڑ کے برچھیوں جو اُترتا تھا کھیت میں
گھوڑے کے چاروں پاؤں آتے تھے ریت میں

۱۳۵

جب مشک کی طرف کوئی آتا تھا سَن سے تیر / کہتے تھے یا حفیظ کبھی گاہ یا قدیر
چلّا رہا تھا شمر جفا پیشہ و شریر / جانے نہ پائے لختِ دلِ شاہ قلعہ گیر
رُخ اِس جری کا خیمے کی جانب سے موڑ دو
ہاں برچھیوں سے شیر کے سینے کو توڑ دو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳۶

سُن کر زباں دارازیِ شمرِ ستم شعار عباسؑ مثلِ شیر جھپٹتے تھے بار بار
تلوریں سینکڑوں تھیں ہزاروں تھے نیزہ دار توڑی یہ صف اگر تو جمی دوسری قطار
تنہا سنبھالے مشک و علم یا وغا کرے
بلوہ ہو ساری فوج کا جس پر وہ کیا کرے

۱۳۷

مشہور ہے کہ ایک بھاری ہیں دو بشر درپئے تھے اِک جری کے کئی لاکھ اہلِ شر
کھائے اِدھر سے زخم جو کی اُس طرف نظر کس کس کا وار رَد کریں دیکھیں کدھر کدھر
جب دَم لیا تو سینے پہ سو تیر چل گئے
پہلو کو توڑ کر کئی نیزے نکل گئے

۱۳۸

سینہ سپر تھا مشک پہ روکے ہوئے تھے ڈھال لڑنے میں بھی حسینؑ کے بچوں کا تھا خیال
کہتا تھا ڈگمگا کے فرس پہ وہ خوش خصال فرزند کو سنبھالیے یا شیرِ ذوالجلال
جا پہنچوں مشک لے کے جو تھوڑی بھی راہ ہو
ایسا نہ ہو کہ پیاسوں کی کشتی تباہ ہو

۱۳۹

یہ کہتے تھے کہ ٹوٹ پڑا لشکرِ کثیر بس چُور ہو گیا پسرِ شاہِ قلعہ گیر
آ کر لگا میانِ دو اَبرو جو ایک تیر تیورا گیا علیؑ ولی کا مہِ منیر
چھوٹی جو باگ پاؤں فرس کے بھی رُک گئے
پھیلا کے ہاتھ مشکِ سکینہ پہ جھک گئے

۱۴۰

اَب یاں تو خاتمہ ہے سنو اُس طرف کا حال ڈیوڑھی پہ ننگے سر ہے رسولِ خدا کا لعل
غم سے کمر جھکی ہوئی رُخ زرد جی نڈھال وہ کرب ہے کہ ہوتا ہے جو وقتِ انتقال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گر گر اُٹھے تڑپ کے اِدھر سے اُدھر گئے
جس آہ کی تو سب نے یہ جانا کہ مر گئے

۱۴۱

فریاد کر کے دل کبھی تھاما جگر کبھی
پکڑی طناب خیمے کی گہ اور کمر کبھی
گھبرا کے پیارے بھائی کی پوچھی خبر کبھی
روئے پسر کے دوش پہ رکھ رکھ کے سر کبھی
کی آہ سامنے کبھی زہراؑ کی جائی کے
رو کر کبھی لپٹ گئے بیٹے سے بھائی کے

۱۴۲

فرماتے تھے کراہ کے بیٹے سے بار بار
شانے دباؤ اَے علی اکبر پدر نثار
کیسا یہ درد ہے کہ جگر کو نہیں قرار
بازو کا زور لے گئے عباسؑ نامدار
واحسرتا کہ بیکس و بے یار ہو گئے
سر کس پیٹیں ہاتھ تو بیکار ہو گئے

۱۴۳

چلاّتے تھے کہ جانِ برادر بس اب پھر آؤ
پہنچا ہے دم لبوں پہ ہمیں آ کے دیکھ جاؤ
بھیا خدا کے واسطے اب برچھیاں نہ کھاؤ
عباسؑ ہم اَخیر ہیں تشریف جلد لاؤ
پیاری تمہاری ننھے سے ہاتھوں کو ملتی ہے
لو تم کو ڈھونڈنے کو سکینہ نکلتی ہے

۱۴۴

حضرت تو پیٹتے ہیں یہ کہہ کر بصد ملال
خیمے میں غش ہے زوجۂ عباسؑ خوش خصال
ڈیوڑھی میں اہلبیت ہیں سب کھولے سر کے بال
پردے سے منہ نکالے ہیں اَطفالِ خُردسال
لب اُن کے اُودے اُودے ہیں منہ گورے گورے ہیں
آنکھوں اَشک ہاتھوں میں خالی کٹورے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۴۵

کہتے ہیں سب لبوں پہ زبانوں کو پھیر کر — اَب پانی لیکے آتے ہیں عباسِ نامور
حضرت سے پوچھتی ہے سکینہ بچشمِ تر — میرے چچا کب آئیں گے اے شاہِ بحروبر
کیا میں سفر کروں جہاں سے تب آئیں گے
بہلاتے ہیں حسینؑ کہ بی بی اَب آئیں گے

۱۴۶

گھیرے ہیں اُن کو لاکھ ستم گار ہائے ہائے — مانگو دعا کہ بھائی کو میرے خدا بچائے
وہ کہتی ہیں میں پانی سے گزری نہ مشک آئے — ہے ہے بس اَب چچا کو میرے کوئی پھر لائے
رکھے خدا جہاں میں علیؑ کی نشانی کو
میں کیا کروں گی آگ لگے ایسے پانی کو

jabir.abbas@yahoo.com

۱۴۷

یہ ذکر تھا فتح کے باجے بجے اُدھر — تڑپے زمیں پہ گر کے شہنشاہِ بحروبر
چلاّئے بڑھ کے فوج سے دو چار اہلِ شر — حضرت کہاں ہیں مرگئے عباس نامور
کیا کیا چلی ہیں تیغوں پہ تیغیں لڑائی میں
وہ زخم کھائے شیر پڑا ہے ترائی میں

۱۴۸

اَفشاں ہے سر کے خون کے چھینٹوں سے سب نشاں — عباسؑ کانپ جاتے تھے جھکتا تھا جب نشاں
نام آوروں نے آج مٹایا عجب نشاں — کیوں اَے حسینؑ کون اُٹھائے گا اَب نشاں
لاش اُن کی پائمال ہوئی زخم پھٹ گئے
جن میں علیؑ کا زور تھا وہ بازو کٹ گئے

۱۴۹

آئی صدا یہ نہر کی جانب سے ایک بار — آقا تمام ہوتا ہے یہ عبدِ جانثار
تن سے نکل کے آنکھوں میں اَٹکی ہے جانِ زار — اَب ہے فقط حضور کے آنے کا اِنتظار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بابا کے ساتھ خُلد سے تشریف لائی ہیں
حضرت کی والدہ میرے ملنے کو آئی ہیں

۱۵۰

شہ دوڑ کر پکارے کہ آتا ہوں بھائی جان
گھر لُٹ گیا ہے خاک اُڑاتا ہوں بھائی جان
طاقت بدن میں اَب نہیں پاتا ہوں بھائی جان
اِک اِک قدم پہ ٹھوکریں کھاتا ہوں بھائی جان
دَستِ شکستہ بیٹے کی گردن میں ڈالے ہیں
بھیا ہمیں تو اکبرِ مہ رو سنبھالے ہیں

۱۵۱

دیکھا جو دَر سے بنتِ علیؑ نے یہ شہ کا حال
ڈیوڑھی سے نکلی چند قدم کھولے سر کے بال
چلّائی کون قتل ہوا اَے علیؑ کے لعل
مُڑ کر کہا حسینؑ نے عباسؑ خوش خصال
دریا پہ فوجِ شام نے مارا دلیر کو
زینب اَجل نے چھین لیا میرے شیر کو

۱۵۲

خورشیدِ مشرقین زمانے سے اُٹھ گیا
حیدرؑ کا نورِ عین زمانے سے اُٹھ گیا
وہ عاشقِ حسینؑ زمانے سے اُٹھ گیا
زینبؑ ہمارا چین زمانے سے اُٹھ گیا
آتا نہیں قرار دلِ بے قرار کو
دریا پہ رونے جاتے ہیں خدمت گزار کو

۱۵۳

اَکبر کو ہاتھ اُٹھا کے پکاری وہ سوگوار
ہے ہے حسینؑ ہو گئے بے یار و غمگسار
ماتم جوان بھائی کا ہے تم پہ میں نثار
اَکبر خدا کے واسطے بابا سے ہوشیار
گرنے لگیں تو حیدرِ صفدر کا نام لو
بیٹا پدر کے ہاتھوں کو مضبوط تھام لو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۵۴

اَکبر پدر کو نہر پہ تھامے ہوئے جو لائے — غلطاں لہو میں بازوئے سرور کے ہاتھ پائے
چلاّئے شاہ لاش کدھر ہے کوئی بتائے — فرق آ گیا ہماری بصارت میں ہائے ہائے
رو لیں گلے لگا کے تنِ پاش پاش کو
اَکبر ہمیں دکھا دو برادر کی لاش کو

۱۵۵

اَکبر نے شہ کے ہاتھ پکڑ کر بصد بُکا — رکھے چچا کے سینے پہ اور رو کے یہ کہا
لیجیے یہی ہے لاش علمدارِ با وفا — چلاّئے جھک کے لاش پہ سلطانِ کربلا
ٹوٹی ہوئی کمر ہے سنبھالو حسینؑ کو
بھیا ذرہ گلے سے لگا لو حسینؑ کو

۱۵۶

عباسؑ ہاتھ کٹ گئے شانوں سے ہے غضب — ریتی پہ دو طرف یہ تمہارا لہو ہے سب
لوٹا ہمیں رسول کی اُمت نے بے سبب — بھیا ہماری جان نکلتی ہے تن سے اَب
مر جائیں گے جِلا دو ہمیں منھ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

۱۵۷

کیوں خاک پر دھرے ہو یہ رُخسار خوں میں تَر — آؤ ہم اپنے زانو پہ رکھیں تمہارا سر
لیتے ہو کیوں کراہ کے کروٹ اِدھر اُدھر — ثابت ہوا کہ جلد ہے دنیا سے اَب سفر
ہے ہے دلیلِ مرگ ہے لکنت زبان کی
ہچکی نہیں یہ جسم سے رُخصت ہے جان کی

۱۵۸

غش میں سنی جو گریہِ شبیر کی صدا — چونکے تڑپ کے حضرتِ عباسؑ باوفا
آہستہ کی یہ عرض کہ آئے سبطِ مصطفیٰ — اِس پیار کے نثار اِس الطاف کے فدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیبا ہے نکلے جان اگر پیشوائی کو
گویا رسولؐ آئے ہیں مشکل کشائی کو

۱۵۹

یہ کہہ کے روئے شہ کی طرف کی نظر بغور
جھک کر پکارے شاہ کہ بھیا کہو کچھ اور
تڑپا قدم پہ شہ کے وہ مقتولِ ظلم و جور
لیں ہچکیاں بگڑنے لگے تیوروں کے طور
پتھرا کے چشمِ اشک فشاں بند ہو گئی
تھرّائے دونوں ہونٹ زباں بند ہو گئی

۱۶۰

قدموں کو کھینچ کر جو کراہا وہ تشنہ کام
گودی میں پاؤں لے کے دبانے لگے اِمام
آقا سے جانکنی میں نہ کچھ کر سکے کلام
تھرّائی لاش مر گئے عباسِ تشنہ کام
گردن پھری ہوئی سوئے سبطِ نبی رہی
سوکھی زبان دانتوں کے نیچے دبی رہی

۱۶۱

اَکبر نے عرض کی کہ چچا جان مر گئے
منھ تو اُٹھاؤ خاک سے رُخسار بھر گئے
جھک کر پکارے شاہ کے بھیا کدھر گئے
واحسرتا حسینؑ کو بے آس کر گئے
اَب کون دے گا دکھ میں نبی کے پسر کا ساتھ
دَم بھر میں تم نے چھوڑ دیا عمر بھر کا ساتھ

۱۶۲

ہاں روؤ مومنو یہ بُکا کا مقام ہے
تم میں شریک روحِ رسولِؐ اَنام ہے
اَب رُخصتِ حسینؑ علیہ السلام ہے
تاریخ آٹھویں ہے محرم تمام ہے
موت آئی تو شریکِ عزا کون ہوئے گا
جو سال بھر جیے گا وہ پھر شہ کو روئے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶۳

ہاں مومنو یہ شاہ کی ہے مجلسِ عزا — زہرا ابھی نئے سر ہیں قیامت کرو بپا
آ گئے تمہارے مرتے جو عباسِ باوفا — پُرسہ نہ دیتے سبطِ رسولِ خدا کو کیا
سمجھو شریکِ بزمِ شہِ مشرقین کو
دے لو جوان بھائی کا پُرسہ حسینؑ کو

۱۶۴

پیٹو سروں کو ہوتا ہے اَب مرثیہ تمام — لپٹو ضریحِ پاک سے کہہ کہہ کے یا اِمام
رُخصت طلب ہے باپ سے اکبرِ سا لالہ فام — خاموش ہیں حسینؑ نہیں کرتے کچھ کلام
مقتولِ ظلم و جور ہے اَب جانِ فاطمہ
ہوتا ہے پنجتن کا کوئی دم میں خاتمہ

۱۶۵

بس اے اَنیس روک لے اَب خامہ کی عناں — یہ غم ہے جاں گزا نہ کبھی ہووے گا بیاں
آنکھوں سے سامعین کے بھی ہیں اَشکِ خوں رواں — خالق سے عرض کر کہ اے خلّاقِ اِنس و جاں
آنکھوں سے مس کروں میں مزارِ بتول کو
دکھلا دے جلد مرقدِ سبطِ رسولؐ کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ نمبر ۲

۱
بخدا فارسِ میدانِ تہوّر تھا حُر ایک دو لاکھ سواروں میں بہادُر تھا حُر
دارِ دنیا میں اَبوزر کی طرح حر تھا حُر گوہرِ تاجِ سرِ عرش ہو وہ دُر تھا حُر
ڈھونڈ لی راہِ خدا کام بھی کیا نیک ہوا
پاک طینت تھی تو انجام بھی کیا نیک ہوا

۲
بخت جب ہو گیا بیدار زہے عزت و جاہ حُر پہ کیا فضلِ خدا ہو گیا اللہ اللہ
پیشوائی کو گئے آپ شہِ عرش پناہ خضرِ قسمت نے بتادی اُسے فردوس کی راہ
مدتوں دور رہے جو وہ قریب ایسا ہو
بخت ایسے ہوں اگر ہو تو نصیب ایسا ہو

۳
نار سے نور کی جانب اُسے لائی تقدیر اَبھی زرّہ تھا اَبھی ہو گیا خورشیدِ منیر
شافعِ حشر نے خوش ہو کے بحل کی تقصیر تکیہ زانوئے شبیر ملا وقتِ اَخیر
اَوج و اِقبال حُشم فوجِ خدا میں پایا
جب ہوا خاک تو گھر خاکِ شفا میں پایا

۴
آیا کس شان سے کعبہ کی طرف چھوڑ کے دَیر کوئی حضرت کا یگانہ بھی نہ سمجھا اُسے غیر
حق نے لکھ دی تھی جو تقدیر میں فردوس کی سیر فتنہ و شر سے بچا ہو گیا انجام بخیر
ذکرِ خیر اُس موئے پر بھی ہوئے جاتے ہیں
عملِ نیک ہر اِک وقت میں کام آتے ہیں

۵
کفر کی راہ سے کارہ تھا جو وہ نیک طریق کس بشاشت سے ہوا رہبرِ ایماں کا رفیق
تھے تو لاکھوں پہ کسی کو بھی ہوئی یہ توفیق خُلق طینت میں ہو جنکے وہی ہوتے ہیں خلیق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اَوج دیندار کو بے دیں کو سدا پستی ہے
اَصل جس تیغ کی اچھی ہو وہی کستی ہے

۶

کیوں نہ بالیدہ ہو اُس کا چمن جاہ و جلال
جس کو سرسبز کرے خود اَسداللہ کا لعل
ہوگیا فاطمہؑ کے باغ میں آتے ہی نہال
وہ ثمر پائے کہ پہنچے نہ جہاں دَستِ خیال
کِھل گیا غنچۂ دل عذر جو منظور ہوئے
صورتِ برگِ خزاں دِیدہ گناہ دور ہوئے

۷

حُر کہاں اور کہاں احمدِ مُرسل کا خلف
بخت نے دَیر سے پہنچا دیا کعبے کی طرف
دِل صفا ہوگئے سینے میں تو پائے یہ شرف
جب کہ آنکھیں ہوئیں حق میں تو ملا دُرِّ نجف
نیک جو اَمر ہیں دل پر وہی ٹھن جاتے ہیں
جب خدا چاہے تو بگڑے ہوئے بن جاتے ہیں

۸

وصفِ حُر میں ہے زباں معترفِ عجز و قصور
آمد آمد کی بہادر کا سنو آب مذکور
جب ہوئی مستعدِ جنگ سپاہِ مقہور
مہر افلاکِ اِمامت نے کیا رَن میں ظہور
غل ہوا جنگ کو اللہ کے پیارے نکلے
اَے فلک دیکھ زمیں پر بھی ستارے نکلے

۹

کیا کہوں شانِ جوانانِ جنودِ اللہ
کوئی ہم طلعتِ خورشید کوئی غیرتِ ماہ
باندھی شیروں نے صفِ جنگ میانِ جنگاہ
چمنِ خلد سے کرنے لگیں حوریں بھی نگاہ
واں لعینوں نے دَرِ ظلم وستم کھول دیا
بڑھ کے عباسؑ نے یاں سبز علم کھول دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

ہوگئے سُرخ شجاعت سے رُخِ آلِ نبی آئی ٹھنڈی جو ہوا بھول گئے تشنہ لبی
رَن میں کڑکا ہوا بجنے لگے باجے عربی یکّہ تازوں نے کیا شورِ مبارز طلبی
اِک گھٹا چھا گئی ڈھالوں سے سیاہ کاروں کی
برق ہر صف میں چمکنے لگی تلواروں کی

۱۱

برچھیاں تول کے ہرغول سے خونخوار بڑھے نیزے ہاتھوں میں سنبھالے ہوئے اَسوار بڑھے
تیر جوڑے ہوئے چِلّوں میں کمان دار بڑھے بولے شہ یاں اَبھی کوئی نہ زنہار بڑھے
اَسدِ حق کے گھرانے کا یہ دستور نہیں
میں نبی زادہ ہوں سبقت مجھے منظور نہیں

۱۲

یہ سُخن کہہ کے مخاطب ہوئے اعدا سے اِمام اَے سپاہِ عرب و روم و اَری کوفہ وشام
تم پہ کرتا ہے حسینؑ آخری حجت کو تمام پسرِ مصحفِ ناطق ہوں سنو میرا کلام
سخنِ حق کی طرف کانوں کو مصروف کرو
شور باجوں کا مناسب ہو تو موقوف کرو

۱۳

یہ صدا سنتے ہی خودرُک گیا قرنا خروش تھم گیا طبلِ وغا کی بھی وہ آواز کا جوش
ہوگیا جوڑ کے ہاتھوں کو جلاجل خاموش کیا بجاتے کہ بجا تھے نہ کسی شخص کے ہوش
چھیڑنا اُن کو سرَودوں کا بھی ناساز ہوا
رُعبِ فرزندِ نبی سُرمۂ آواز ہوا

۱۴

کم ہوا غلغلۂ فوجِ ستم جب یکبار یوں گوہر بار ہوئے شاہ کے لب گوہر بار
صف کشی کس پہ ہے یہ اَے سپہِ ناہنجار قتلِ سادات کی لشکر میں یہ کیسی ہے پکار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وطن آواروں پہ یہ قرق ہے کیوں پانی کا
کیا زمانے میں یہی طور ہے مہمانی کا

۱۵

مجھ کو لڑنا نہیں منظور یہ کیا کرتے ہو　　تیر جوڑے ہیں جو تم نے تو خطا کرتے ہو
کیوں نبی زادے پہ غربت میں جفا کرتے ہو　　دیکھو اچھا نہیں یہ ظلم بُرا کرتے ہو
شمعِ ایماں ہوں اگر سر میرا کٹ جائے گا
یہ مرقع اَبھی اِک دَم میں پلٹ جائے گا

۱۶

میں ہوں سردارِ شبابِ چمن خلدِ بریں　　میں ہوں خالق کی قسم دوشِ محمدؐ کا مکیں
میں ہوں اَنگشترِ پیغمبرِ خاتم کا نگیں　　مجھ سے روشن ہے فلک مجھ سے منور ہے زمیں
اَبھی نظروں سے نہاں نور جو میرا ہوگا
محفلِ عالمِ اِمکاں میں اَندھیرا ہوگا

۱۷

قلزمِ عزوشرف کا دُرِ شہوار ہوں میں　　سب جہاں زیرِ نگیں ہو وہ جہاں دار ہوں میں
آج گو مصلحتاً بیکس و ناچار ہوں میں　　وَرثۂ احمدِ مختار کا مختار ہوں میں
بخدا دولتِ ایماں اِسی دربار میں ہے
سب بزرگوں کا تبرک میری سرکار میں ہے

۱۸

یہ قبا کس کی ہے بتلاؤ یہ کس کی دَستار　　یہ زرہ کس کی ہے پہنے ہوں جو میں سینہ فگار
بَر میں یہ کس کا ہے چار آئینۂ جوہردار　　کس کا راہوار ہے یہ آج میں جس پر ہوں سوار
کس کا یہ خود ہے یہ تیغِ دوسر کس کی ہے
کس جری کی یہ کماں ہے یہ سپر کس کی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۹

تنگ آے گا تو رُکنے کا نہیں پھر شبیر　　ایک حملے میں فناہ ہونگے یہ دولاکھ شریر
چل سکیں گے نہ تبر مجھ پہ نہ تلوار نہ تیر　　کاٹ جائے گی گلے سب کے یہ پُر بُرّاں شمشیر
شیر ہوں لختِ دلِ غالبِ ہر غالب ہوں
میں جگر بندِ علیؑ ابن ِابی طالب ہوں

۲۰

مجھکو ہوتا نہ اگر بخشش اُمت کا خیال　　روک لیتا مجھے رستے میں یہ تھی حُر کی مجال
تھام سکتا تھا لجامِ فرسِ بَرق مثال　　پوچھ لو دیکھا ہے اُس نے میرے شیروں کا جلال
گفتگو میں سپر اُسکی جو نہ ہم ہوجاتے
ہاتھ اِک وار پہونچوں سے قلم ہوجاتے

۲۱

غیض سے ہونٹ چباتے تھے علیؑ کے دلدار　　نیچے تولتے تھے عون و محمد ہر بار
اُگلی پڑتی تھی جگر بندِ حسنؑ کی تلوار　　میں نے جب سر کی قسم دی تو رُکے وہ جرار
چلتی تلوار تو جنگل تہہ و بالا ہوتا
پھر نہ حُر خلق میں ہوتا نہ رسالہ ہوتا

۲۲

تھا یہ بپھرا ہو اعباسؑ میرا شیر جواں　　سینۂ حُر پہ رکھے دیتا تھا نیزے کی سِناں
میں یہ کرتا تھا اِشارہ کہ نہ اَے بھائی جاں　　رحم لازم ہے ہمیں ہم ہیں اِمامِ دو جہاں
کچھ تردد نہیں سر تن سے اُتارا جائے
کوئی بندہ نہ میرے ہاتھ سے مارا جائے

۲۳

گرچہ یہ اَمر نہیں اہلِ سخا کو شایاں　　کہ کسی شخص کو کچھ دے کے کرے سب پہ عیاں
پوچھ لو حُر تو ہے موجود عیاں راجہ بیاں　　اُسی جنگل میں مع فوج تھا یہ تشنہ دہاں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شور تھا آج چلیں جسم سے جانیں سب کی
منھ سے باہر نکل آئی تھیں زبانیں سب کی

۲۴

زیست ہر شئے کی ہے پانی سے شجر ہو کہ بشر
مجھ سے دیکھا نہ گیا میں تو سخی کا ہوں پسر
میں نے عباسؑ دلاور سے کہا گھبرا کر
مشکوں والے ہیں کہاں اُونٹ ہیں پانی کے کدھر
کرمِ ساقیِ کوثر کو دکھا دو بھائی
جتنا پانی ہے وہ پیاسوں کو پلا دو بھائی

۲۵

رہ نہ جائے کوئی ناقہ کوئی گھوڑا بے آب
چھاگلیں جلد منگاؤ میرا دل ہے بیتاب
سقّے منھ کھول کے مشکیزوں کے آ پہنچے شتاب
متوجہ ہوا میں خود کہ وہ تھا کارِ ثواب
چین آیا نہ مجھے بے اُنہیں آرام دیے
تھا جو اِک جام کا پیاسا اُسے دو جام دیے

۲۶

تھی یہی فصل یہی دھوپ یہی گرم ہوا
ٹھنڈے پانی پہ گرے پڑتے تھے حُر کے رُفقاء
تشنہ کاموں کا وہ مجمع تھا کہ ملتی تھی نہ جاء
سقّے بھر بھر کے کٹوروں کو یہ دیتے تھے صدا
بھائیو آؤ جو پانی کی طلبگاری ہے
چشمہِ فیضِ حسینؑ اِبنِ علیؑ جاری ہے

۲۷

آبِ شیریں کو جو دریا ہوا جنگل میں رواں
فرس و اُشتر و قاطر نہ رہے تشنہ دہاں
شکر کرنے لگے تر ہو گئی ہر خشک زباں
پانی پی پی کے دعائیں مجھے دیتے تھے جواں
شور تھا اِبنِ یداللہ نے جاں بخشی کی
دین و دنیا کے شہنشاہ نے جاں بخشی کی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۸

ایک وہ دِن تھا اور اِک دِن یہ ہے اللہ اللہ کہ اُسی طرح ہمیں پیاس میں پانی کی ہے چاہ
چشمِ اُمید ہو کیا سب نے پھرائی ہے نگاہ کوئی اِک جام بھی بھر کر ہمیں دیتا نہیں آہ
ہر مسلماں پہ نبی زادے کا حق ہوتا ہے
بچے روتے ہیں تو سینہ میرا شک ہوتا ہے

۲۹

کئی طفل اُن میں کمسن کہ موئے جاتے ہیں دَم اُکھڑتا ہے مراجب اُنہیں غش آتے ہیں
پانی پانی جو وہ کرتے ہیں تو شرماتے ہیں پاس دریا ہے پہ اِک بوند نہیں پاتے ہیں
سچ ہے غربت کی عجب شام وسحر ہوتی ہے
تیسرا دن ہے کہ فوقوں میں بسر ہوتی ہے

۳۰

شہ کی مظلومی پہ گریاں ہوئی ظالم کی سپاہ عمرِ سعد نے کی مڑ کے رُخِ حُر پہ نگاہ
بولا وہ اَشہد باللہ بجا کہتے ہیں شاہ محسن و منعم و آقا ہے میرا یہ زیجاہ
اُن کے احسان کا کیونکر کوئی منکر ہووے
سخنِ حق میں جو شک لائے وہ کافر ہووے

۳۱

ایک میں کیا ہوں زمانے پہ اِحساں اُن کا اَبرِ رحمت ہیں خطا پوش ہے داماں اُن کا
خشک وتر پر ہے کرم خلق میں یکساں اُن کا ہے خوشحال جو غربت میں ہو مہماں اُن کا
جنتی ہے جسے حاصل یہ شرف ہووے گا
جو اُدھر ہوگا خدا اُس کی طرف ہووے گا

۳۲

یہ اَبھی ہاتھ اُٹھا کر جو دعا فرمائیں جتنے عالم کے گنہگار ہیں بخشے جائیں
حق سے جس شئے کے طلبگار ہوں فوراً پائیں جام کوثر یہیں فردوس سے حوریں لائیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثلِ خورشید ہے روشن وہ شرف اِن کا ہے
یہ وہ بندے ہیں کہ اللہ پہ حق جن کا ہے

۳۳

اِن سے قطرہ کوئی مانگے تو گہر دیتے ہیں ہیں سخی اِبنِ سخی بات پہ سر دیتے ہیں
پیٹ سائل کا یہ فاقوں میں بھی بھر دیتے ہیں یاں تو زر دیتے ہیں فردوس میں گھر دیتے ہیں
آس مجرم کی گنہگار کی اُمید ہیں یہ
زرّہ پرور جنہیں کہتے ہیں وہ خورشید ہیں یہ

۳۴

حر سے گھبرا کے یہ بولا عمرِ سعد شریر یہ تو ہے صاف طرفداریِ شاہ کی تقریر
اَپنے حاکم کا نہ کچھ ذکر نہ تعریفِ اَمیر اللہ اللہ یہ اَوصاف یہ مدحِ شبیر
سن چکا ہوں میں کہ مضطر ہے کئی راتوں سے
اُلفتِ شاہ ٹپکتی ہے تیری باتوں سے

۳۵

نہ وہ آنکھیں نہ وہ چتون نہ وہ تیور نہ مزاج سیدھی باتوں میں بگڑنا یہ نیا طور ہے آج
تخت بخشا ہے محمدؐ کے نواسے نے کہ تاج جن کو سمجھا ہے غنی دل میں وہ خود ہیں محتاج
کون سا باغ تجھے شاہ نے دکھلایا ہے
کہیں کوثر کے تو چھینٹوں میں نہیں آیا ہے

۳۶

کیا کسی حور کا دکھلا دیا حضرت نے جمال مل گیا سایہِ طوبیٰ کہ جو ایسا ہے نہال
قصرِ یاقوت میں پہنچا جو تیرا رنگ ہے لال کون سے میوہِ شیریں پہ ٹپکتی ہے رال
دفعتاً حقِ نمک کو بھی فراموش کیا
کیا تجھے بادہِ تسنیم نے بے ہوش کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۷

میں جہاں دیدہ ہوں سب مجھ کو خبر ہے تیری قرۃ العین محمدؐ پہ نظر ہے تیری
ہونٹ بھی خشک ہیں اور چشم بھی تر ہے تیری جسم خالی ہے اِدھر جان اُدھر ہے تیری
راہ میں کچھ جو سلوک اور نوازش کی ہے
تو نے فرزندِ یداللہ سے سازش کی ہے

۳۸

خیر مخفی نہ رہے گا یہ قصور اور فتور لکھیں گے عہدہِ اَخبار پہ جو ہیں مامور
حاکمِ شام ہے جابر وہ سزا دیگا ضرور گر تجھے دار پہ کھینچے تو کچھ اُس سے نہیں دور
سب تیری قوم کے سر تن سے جدا ہووین گے
زَن و فرزند گرفتارِ بلا ہووین گے

۳۹

نفع اُس اَمر میں کیا جس سے ہو مردم کا ضرر آنکھیں نکلیں گی محبت سے جو دیکھے گا اُدھر
شجرِ قامتِ سرور پہ جو ڈالے گا نظر سر چڑھے گا تیرا برچھی پہ یہ ہے اُس کا ثمر
اُلفتِ زلف میں بھی پیچ میں تو آئے گا
خالِ رُخ دیکھا تو گھر خالصے لگ جائے گا

۴۰

بدرِ پیشانی سرور کا جو ہے سر میں خیال تو اِسی راہ میں نقصان تیرا ہووے گا کمال
سب میں ہو جائے گا انگشت نما شکل ہلال تیر و شمشیر ہے اَبرو کی محبت کا مآل
عشقِ رُخسار میں رُتبہ گھٹ جائے گا
منھ پہ کہتا ہوں کہ چہرہ اَبھی کٹ جائے گا

۴۱

خوف کس بات پیاسوں سے یہ تھرّانا کیا لب پہ ہر رتبہ بیکس کی ثنالانا کیا
ننگ کی بات ہے دشمن کی طرف جانا کیا ہو نبی یا کہ وصی جنگ میں شرمانا کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اَبھی لیجائیں جو شبیر کا سر ہاتھ لگے
خلد ہم اِس کو سمجھتے ہیں کہ زَر ہاتھ لگے

۴۲

حُر پکارا کہ زباں بند کر او ناہنجار قابل ِلعن ہے تو اور تیرا وہ سردار
اِبنِ زہراؑ ہے جگر بندِ رسول ِ مختار میرا کیا منھ جو کروں مدح ِ اِمامِ اَبرار
اِک زمانہ صفتِ آل ِ عبا کرتا ہے
آپ قراں میں خدا اُن کی ثنا کرتا ہے

۴۳

وصف ایسوں کا زباں پر کوئی کیونکر لائے تین سو آیہ ہوں تعریف میں جن کی آئے
کسی اِنساں نے نہ دنیا میں یہ رُتبے پائے اَپنا محبوب وَلی جن کو خدا فرمائے
اُلفتِ آل میں میری تو خوش اِقبالی ہے
سَنگ ہے اُن کی محبت سے جو دل خالی ہے

۴۴

اَسفلوں سے ہے محبت تجھے اَے سِفلہ مزاج خاک ِپا اُس کا ہوں میں جو ہے سرِ عرش کا تاج
جس کو کاندھے پہ محمدؐ کے ملی ہے معراج میرے آقا سا سخی کون ہے کونین میں آج
کیوں تیرے سامنے مکروں کہ نہیں بخشا ہے
ہاں مجھے شاہ نے فردوسِ بریں بخشا ہے

۴۵

باغ جو مجھ کو دکھایا اُسے کیا جانے تو راحتِ روح ہے جس باغ کے ہر پھول کی بو
مجھ کو اللہ نے بخشی ہیں وہ حوریں خوشرو کہ جنہیں تیرے فرشتوں نے نہ دیکھا ہو کبھو
نام کوثر کا نہ لے تو مجھے جوش آتا ہے
اِنہیں چھینٹوں سے تو بے ہوش کو ہوش آتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۶

عزتِ دیں شرفِ کون و مکاں ہے شبیر جان زہراؑ کی محمدؐ کی زباں ہے شبیر
سَنگ پانی ہو وہ اِعجاز بیاں ہے شبیر جان کیوں ہو نہ اُدھر جانِ جہاں ہے شبیر
مہرباں ہوں تو ابھی عقدہ کشائی ہووے
وہ نہ بخشیں تو خداتک نہ رَسائی ہووے

۴۷

کیا میں اور کیا وہ ریاست میری کیا میرے عیال جب کہ آفت میں پھنسی احمدؐ مختار کی آل
واں کی اِملاک و زراعت کا ہو کیا مجھ کو خیال یاں ہوئی جاتی ہے سادات کی کھیتی پامال
گھر کا اَب دھیان نہ بچوں کا اَلم ہے مجھ کو
خانہ بربادیِ شبیر کا غم ہے مجھ کو

۴۸

حکمرانوں کی عطا پر ہے تیرا دارومدار دارِ دنیا سے تعلق نہیں رکھتے دیندار
کیا مجھے دَار پہ کھینچے گا وہ ظالم غدار خوابِ غفلت ہے اُسے میرا ہے طالع بیدار
کسی سردار نے یہ اَوج نہ پایا ہوگا
دارِ طوبیٰ کا میرے فرق پہ سایہ ہوگا

۴۹

ہے سرافراز سدا عاشقِ پیشانیِ شاہ سجدہ کیجیے کہ ہے بیت اَبروؤں کی بیت اللہ
عشق آنکھوں کا ہے مردم کے لیے نورِ نگاہ ہے وہ یوسف جسے ہو مصحفِ رُخسار کی چاہ
عاشقِ لب کو خدا لعل و گوہر دیتا ہے
وہ دَہن چشمۂ کوثر کی خبر دیتا ہے

۵۰

خالِ رُخسار نہیں کوئے سعادت ہے یہ مجھ سے مجرم کے لیے مُہرِ شفاعت ہے یہ
ہوں جو آشفتۂ گیسو تو سعادت ہے یہ بخدا سلسلۂ بخششِ اُمت ہے یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شبِ معراج رسولِ دو جہاں سمجھا ہوں
اُس کے ہر تار کو میں رشتہِ جاں سمجھا ہوں

۵۱

وصف دنداں میں رہے جس کی زباں گوہر بار موتیوں سے دہن اُس شخص کا بھر دے غفار
شوق میں سیبِ زقن کے جسے آئے نہ قرار حوریں غرفوں سے دکھائیں اُسے رنگِ رُخسار
دَمبدم چاہنے والوں کے لہو گھٹتے ہیں
یہ گلا وہ ہے گلے جس کے لیے کٹتے ہیں

۵۲

صدقے اُس سینے پہ ہیں عاشقِ صافی سینہ خاک اُس دل پہ جو اِس سینے سے رکھے کینہ
حق نما ہے تو جہاں میں ہے یہی آئینہ اُس کا عاشق ہو تو ہوں کور کی آنکھیں بینا
فیض پاتا ہے وہ جس دل میں وِلا ہوتی ہے
چشم کو اُنکی زیارت سے جلا ہوتی ہے

۵۳

پاؤں یہ وہ ہیں کہ اِن پاؤں کو جو ہاتھ لگائے تو سر دَستِ سرافرازیِ کونین وہ پائے
گردِ نعلین مبارک جو اَثر اَپنا دکھائے توتیا ہووے خجل کحل جوہر شرمائے
صدقے کردیں گے سر اِن پاؤں پہ ہم ایسے ہیں
دوشِ احمدؐ پہ رہے جو یہ قدم ایسے ہیں

۵۴

عملِ خیر سے بہکانہ مجھے او اِبلیس یہی کونین کا مالک ہے یہی راس ورئیس
کیا مجھے دیگا تیرا حاکمِ ملعون و خسیس کچھ تردد نہیں کہہ دے کہ لکھیں پرچہ نویس
ہاں سوئے اِبنِ شہنشاہِ عرب جاتا ہوں
اَئے ستمگر جو نہ جاتا تھا تو اَب جاتا ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۵

کہہ کے یہ ڈاب سے غازی نے نکالی تلوار سرخ آنکھیں ہوئیں اَبرو پہ بَل آئے اِک بار
تَن کے دیکھا طرفِ فوجِ اِمامِ اَبرار پاؤں رکھنے لگا بن بن کے زمیں پر راہوار
غل ہوا سیّدِ والا کا ولی جاتا ہے
لو طرفدارِ حسینؑ اِبنِ علیؑ جاتا ہے

۵۶

حر نے نعرہ کیا یا حیدرو صفدر مددے وقتِ اِمداد ہے یا فاتحِ خیبر مددے
زوجِ زہراؑ مددے نفسِ پیمبر مددے بندہِ آل ہوں یا خواجہِ قنبر مددے
تنِ تنہا ہے غلام اور کئی اَظلم ہیں
آئی آواز کہ اَے حر تیرے حامی ہم ہیں

۵۷

مل گئی راہِ خدا واہ رے اِقبال تیرا پاک عصیاں سے ہوا نامۂِ اَعمال تیرا
جرمِ ماضی ہوئے سب عفو خوشا حال تیرا جلد جا جلد کہ شائق ہے میرا لعل تیرا
مرد ہے جس کی یہ ہمت یہ اِرادہ ہووے
ہاں بہادُر تیری توفیق زیادہ ہووے

۵۸

منتظر ہیں تیرے سب فوجِ حسینی کے جواں دَرِ فردوس پہ مشتاق کھڑا ہے رضواں
راہ تکتی ہیں تیری دیر سے حورانِ جناں شور کوثر پہ ہے شبیر کا مہماں ہے کہاں
فوجِ قدسی تیری ہمت کی ثنا کرتی ہے
فاطمہؑ آج تیرے حق میں دعا کرتی ہے

۵۹

تو بہشتی ہے یہ کافر ہیں کنشتی اَے حر مٹ گئی سب تیرے اَعمال کی تختی اَے حر
دیکھ اَب صورتِ حورانِ بہشتی اَے حر کس تلاطم سے بچی ہے تیری کشتی اَے حر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

غضب اللہ کا شبیر کی ناراضی ہے
پنجتن تجھ سے ہیں راضی تو خدا راضی ہے

۶۰

اور بالیدہ ہوا سن کے یہ مژدہ وہ ہژبر دل بیتاب پکارا کہ نہیں طاقتِ صبر
اَب تو اِس فوج میں اِک دَم کی بھی تعویق ہے جبر قعر دوزخ ہے مسلماں کے لیے صحبتِ گبر
ہاں اُٹھا باگ جو شیدائے شہ عالی ہے
فوج اللہ و نبی میں تیری جاء خالی ہے

۶۱

سن کے یہ باگ جولی اَسپ سبک تاز اُڑا ڈر سے رنگ عمر شعبدہ پرداز اُڑا
کیا اُڑا رَخش کہ طاوس بصد ناز اُڑا دی پرندوں نے یہ آواز کہ شہباز اُڑا
باغ زہراؑ میں نسیم سحری جاتی ہے
غل تھا دربارِ سلیماںؑ میں پَری جاتی ہے

۶۲

کیا دو تین رسالوں نے تعاقب ہر چند حُر کا ہاتھ آنا تو کیسا نہ ملی گردِ سمند
کہتے تھے شرم سے وہ لے کے جو دوڑے تھے کمند یہ چھلاوہ تھا کہ آندھی یہ فرس تھا کہ پرند
کیا سبک سوئے چمن بادِ بہاری پہنچی
ہم یہیں رہ گئے واں حر کی سواری پہنچی

۶۳

ہاں ہوئے علم اِمامت سے شہِ دیں آگاہ ہنس کے عباسؑ سے فرمایا کہ اَے غیرتِ ماہ
میرے لشکر کی طرف ہے رُخِ حرِ ذیجاہ سب سے کہہ دو کہ نہ روکے کوئی اُس شخص کی راہ
جاؤ لینے کو عجب رُتبہ شناس آتا ہے
میرا مہماں میرا عاشق میرے پاس آتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۴

زکر یہ تھا صدا دور سے آئی اِک بار　　اَلغیاث اَے جگر و جانِ رسولِ مختار
مجرم ایسا ہوں کہ عصیاں کا نہیں جس کے شمار　　عفو کر عفو کہ اَے چشمہِ فیضِ غفار
پار دریائے خطاء سے میری کشتی ہووے
دوزخی بھی تیرے صدقے سے بہشتی ہووے

۶۵

کئی دَوروں سے تلاطم میں ہوں اَے شاہنشاہ　　مدد اَے نوحِ غریباں میرا بیڑا ہے تباہ
دَست و پا گم ہیں کچھ ایسے کہ نہیں سوجھتی راہ　　شور کرتا ہوں کہ بتلائے کوئی جائے پناہ
اَبرِ رحمت کی طرف جا یہ صدا دیتے ہیں
سب تیرے دامنِ دولت کا پتہ دیتے ہیں

۶۶

تیرے دامن کے نثار اَے میرے آقائے جلیل　　رحم کر رحم کہ شرمندہ ہے یہ عبدِ زلیل
دل خنک ہووے جو نکلے کوئی کوثر کی سبیل　　جان آجائے جو مولائے دو عالم ہوں کفیل
نہ وزیروں میں یہ ہمت نہ شہنشاہ میں ہے
سب میرے درد کا دَرماں تیری دَرگاہ میں ہے

۶۷

خلق میں آپ کے والد کے کرم ہیں مشہور　　بات میں بخش دیے سینکڑوں بندوں کے قصور
مجھ سے ہیں باگ پکڑ لینے سے آزُردہ حضور　　بخش دیجے تو کرم سے نہیں کچھ آپ کے دور
یہ تو کیونکر کہوں میں لائق تعزیر نہیں
مگر اَسود سے زیادہ میری تقصیر نہیں

۶۸

اَے مددگار و معینِ ضعفا اَدرکنی　　اَے خبر گیرِ گروہِ غُربا اَدرکنی
پاؤں لغزش میں ہیں اَے دَستِ خدا اَدرکنی　　ہاتھ باندھے ہوں میں اَے عقدہ کشا اَدرکنی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیجیے حُر کو سند نار سے آزادی کی
آیئے جلد خبر لیجیے فریادی کی

۶۹

میرے اَعمال میں ہر چند سراسر ہے بَدی ہوں گنہگارِ خدائے اَزلی و اَبدی
آپ ہیں مالکِ سرکارِ جنابِ اَحدی اَے خداوندِ جہاں خُذ بیدی خُذ بیدی
جو تہی دَست ہیں تکتے ہیں شہنشاہ کا ہاتھ
آپ کا ہاتھ زمانے میں ہے اللہ کا ہاتھ

۷۰

ایک یہ خستہ تن اور دَر پے جاں لاکھ حریف اَے سُلیماں کہیں پامال نہ ہو مورِ ضعیف
چھوڑ کر آپ کی سرکار کہاں جائے نحیف کیجیے اَب نظرِ لطف کہ ہوتا ہے خفیف
ہوں سرافراز جو اِتنا ہی کرم ہو جائے
نام قنبر کے غلاموں میں رقم ہو جائے

۷۱

اِستغاثہ جو کیا حر نے یہ بادیدہِ نم جوش میں آ گیا اللہ کا دریائے کرم
خود بڑھے ہاتھوں کو پھیلا کے شہنشاہِ اُمم حر کو یہ ہاتفِ غیبی نے صدا دی اُس دَم
شکر کر سبطِ رسولِ ثقلین آتے ہیں
لے بہادُر تیرے لینے کو حسینؑ آتے ہیں

۷۲

حر نے دیکھا کہ چلے آتے ہیں ہیں پیدل شبّیر دوڑ کر چوم لیے پائے سرِ عرش سریر
شہ نے چھاتی سے لگا کر کہا اَے باتوقیر میں نے بخشی میرے اللہ نے بخشی تقصیر
میں رَضا مند ہوں کس وَاسطے مضطر ہے تو
مجھ کو عباسِؑ دلاور کے برابر ہے تو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۳

کس کے کیوں باندھا ہے ہاتھوں کو میں ہوتا ہوں خجل — سہل کر دیں اُسے اور کوئی ہو مشکل
بھائی آ مجھ سے بغلگیر تو ہو کھول کے دل — غافر و اِرحم و توّاب ہے رَب ِ عادل
جرم سب محو کیے حق نے تیرے دفتر سے
آج پیدا ہوا گویا شکم ِ مادر سے

۷۴

حر پکارا **با اَبی اَنتَ وَ اُمی** یا شاہ — قابل ِ عفو نہ تھے بندہِ آثم کے گناہ
مجھ سے گمراہ کو اِک آن میں مِل جائے یہ راہ — سب ہے صدقہ اِنہی قدموں کا خدا ہے آگاہ
نظر ذرّے پہ جو ہو نیرِ تاباں ہووے
آپ جس مور کو چاہیں وہ سُلیماں ہووے

۷۵

کون مقداد تھے سلمان و اَبوذر تھے کون — آپ فرمائیں کہ عمّارِ دلاور تھے کون
شور عالم میں جو ہے مالکِ اَشتر تھے کون — اَے خداوندِ جہاں حضرتِ قنبر تھے کون
اِنہیں قدموں کا تصدق تھا کہ ممتاز ہوئے
اِسی سرکار کی خُلعت سے سرفراز ہوئے

۷۶

شاہ نے فرمایا کہ خالق کی عنایت ہے سب — دے کسی شخص کو بندے کو یہ مقدور ہے کب
اُس مسبب کی عنایت کے یہ سارے ہیں سبب — وہی مُنعم وہی مُحسن وہی رازق وہی رَب
اپنے کِیسے سے نہ ہم دام و دِرم دیتے ہیں
جب وہ خالق ہمیں دیتا ہے تو ہم دیتے ہیں

۷۷

لاکھ ہاتھ اُس کے ہیں دینے کے وہ ایسا ہے جواد — ہم اگر بھولیں تو بھولیں اُسے ہر وقت ہے یاد
رزق وہ حوصلہِ حرص سے دیتا ہے زیاد — شُکر معبود کا اِس پر بھی نہیں کرتے عِباد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ غنی ہے کہ ہے محتاج زمانہ اُس کا
کبھی خالی نہیں ہوتا ہے خزانہ اُس کا

۷۸

جس قدر اُس سے طلب کیجیے خوشنود ہے وہ
صاحبِ جود ہے وہّاب ہے محمود ہے وہ
ہاتھ پھیلائے جو سو بار تو موجود ہے وہ
بخش دیتا ہے کہ ہم عبد ہیں معبود ہے وہ
پرورش جرم پہ بھی صبح و مسا ہوتی ہے
یاں سے ہوتی ہے خطاواں سے عطا ہوتی ہے

۷۹

کہہ کے یہ ساتھ لیے حُر کو چلے شاہِ اُمم
ہاتھ میں ہاتھ تھا مہمان کا اللہ رِے کرم
راس و چپ قاسم و اکبر تھے زہے شانِ حشم
سر پہ کھولے ہوئے تھے حضرتِ عباسؑ علم
دور سے اہلِ خطا تیر جو برساتے تھے
رُفقاء سائے میں ڈھالوں کے لیے آتے تھے

۸۰

لائے اِس عزت و حرمت سے جو مہماں کو اِمام
بولے عباسؑ کمر کھول اَب اَئے نیک اَنجام
شہ نے فرمایا مناسب ہے کوئی دَم آرام
عرض کی حر نے کمر خُلد میں کھولے گا غلام
فاتحہ پڑھ کے یہ شمشیر و سِپر باندھی ہے
آج اِس عزم پہ خادم نے کمر باندھی ہے

۸۱

ہے بہت شمر و عمر سے مجھے لڑنے کی اُمنگ
ایک ہی وار میں دونوں کو کروں گا چورنگ
لشکرِ شام سے پیہم چلے آتے ہیں خدنگ
شہزادوں کی سپر ہوں کہ عبادت ہے یہ جنگ
کہیں ایسا نہ ہو بچہ کوئی بے جاں ہووے
پہلے یہ تازہ غلام آپ پہ قرباں ہووے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۳

شہ نے فرمایا کہ دشوار ہے فرقت تیری　　مجھ کو مر کر بھی نہ بھولے گی محبت تیری
وادَریغا ہوئی کچھ ہم سے نہ خدمت تیری　　خیر فردوس میں ہو جائے گی دعوت تیری
آج رُتبہ تیرا خیلِ شہدا میں ہوگا
شب کو تو صحبتِ محبوبِ خدا میں ہوگا

۸۴

تجھ سے مخفی نہیں ہفتم سے جو کچھ ہے مرا حال　　راہیں ہر سمت کی روکے ہوئے ہیں اہلِ ضلال
قحط پانی کا ہے اِس دَشت میں گندم کا ہے کال　　نان جو کا بھی ہے ملنا کسی قریہ میں محال
سب کو اِیذا عوضِ آب غذا ملتی ہے
دودھ اصغر کو نہ عابد کو دوا ملتی ہے

۸۵

حر نے رو کر سرِ تسلیم جھکایا بہ اَدب　　شہ نے رومال رکھا آنکھوں پہ رونے لگے سب
جب چڑھا گھوڑے پہ وہ عاشقِ سلطانِ عرب　　شہ بولے کہ عجب دوست چُھٹا ہائے غضب
دَم بدم یاں سے جو آوازِ بُکا جاتی تھی
گریۂ آلِ محمد کی صدا آتی تھی

۸۶

حر چلا فوجِ مخالف پہ اُڑا کر توسن　　چوکڑی بھول گئے جس کے تگاپو سے ہرن
وہ جلال اور وہ شوکت وہ غضب کی چتون　　ہاتھ میں تیغ سپر دوش پہ بَر میں جوشن
دوسرے دوش پہ شملے کے جو بل کھاتے تھے
کاکُلِ حور کے سب پیچ کھلے جاتے تھے

۸۷

زور بازو کا نمایاں تھا بھرے شانوں سے　　دَستِ فولاد دبا جاتا تھا دَستانوں سے
برچھیوں اُڑتا تھا دَب کے فرس رانوں سے　　آنکھ لڑ جاتی تھی دریا کے نگہبانوں سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خودِ رومی کی جو ضو تا بہ فلک جاتی تھی
چشمِ خورشید میں بجلی سی چمک جاتی تھی

۸۷

نیزۂ حر کی سناں پر نہ ٹھہرتی تھی نگاہ تھا یہ ظاہر کہ نکالے ہے زباں مارِ سیاہ
قبضۂ تیغ پہ رکھے تھی سرِ عجز پناہ آفتابی وہ سپر جس سے خجل گروہِ ماہ
قدر اندازوں کو جانوں کے اُدھر لالے تھے
تیر تُرکش کے نہ تھے آگ کے پرکالے تھے

۸۸

رَن میں جب شہ کی طرف سے حُرِ دیندار آیا کس بشاشت سے اُڑاتا ہوا رہوار آیا
غل ہوا سیّدِ مظلوم کا غمخوار آیا جاں نثارِ خلفِ حیدرؑ کرار آیا
شّقِ نور سرِ راہ نظر آتا تھا
جلوہ قدرتِ اللہ نظر آتا تھا

۸۹

آنے جانے کا بہادر کا کروں کیا مذکور پہلے کچھ اور ہی جلوہ تھا پر اَب اور ظہور
اَے خوشا رُتبہ فیضِ قدمِ پاک حضور غل تھا آتا ہے ملک پہنے ہوئے خلعتِ نور
صحبتِ اہلِ وِلا دل میں جلا کرتی ہے
مِس کو اِک آن میں اِکسیرِ طلا کرتی ہے

۹۰

واہ کیا فیض ہے سرکارِ شہ عالم میں زرّۂ خاک کو خورشید کیا اِک دَم میں
نور یہ حور میں دیکھا نہ بنی آدم میں یہ وہی حرِ جری ہے جو ابھی تھا ہم میں
تن ہے خوشبو رُخِ گلرنگ تر و تازہ ہے
خاکِ نعلینِ مبارک کا عجب غازہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۹۱

مہر زرّہ ہے جہاں چہرہِ روشن ایسا چاندنی جس سے کرے کسبِ ضیا تَن ایسا
حرز ہو بازوئے داود کا جوشن ایسا ہوش پریوں کے اُڑے جاتے ہیں توسن ایسا
گلشنِ دہر میں لو بادِ بہاری آئی
قاف میں غل ہے سلیماں کی سواری آئی

۹۲

حر پکارا کہ بجا کہتے ہو لاشک لاریب دامن حضرتِ شبیر نے ڈھانپے میرے عیب
دولتِ دیں سے نہ دمن میرا خالی ہے نہ جیب بارک اللہ کی دیتا ہے صدا ہاتفِ غیب
فیض پاکر پےٴ شمشیر زنی آیا ہوں
یاں سے محتاج گیا واں سے غنی آیا ہوں

۹۳

مجھ کو خورشید کیا نورِ خدا کی ضو نے نور بخشا قمرِ فاطمہؑ کے پرَتو نے
بخت پائے ہیں سکندر کے غلام نو نے گنج وہ لایا ہوں دیکھا جو نہ تھا خسرو نے
دَور دَور آج سے میرا ہے زمانہ میرا
کبھی خالی نہیں ہونے کا خزانہ میرا

۹۴

رُخِ روشن کو میرے تکتے ہو کیا حسرت سے مَل کے آیا ہوں منہ اَپنا قدمِ حضرت سے
نور وہ ہے جسے دیکھیں نظرِ رغبت سے وائے وہ لوگ جو محروم ہیں اِس دولت سے
مجھ کو بھی دیکھ کے بیدار نہیں ہوتے ہو
ہے غضب آنکھیں تو کھولے ہو مگر سوتے ہو

۹۵

جانِ سلطانِ رسالت کو غنیمت جانو پسرِ شاہِ ولایت کو غنیت جانو
نورِ خالق کی زیارت کو غنیمت جانو قمرِ بُرجِ امامت کو غنیمت جانو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھ اِس کے بَرَکت خلق سے اُٹھ جائے گی
پھر جو ڈھونڈو گے یہ دولت تو نہ ہاتھ آئے گی

۹۶

ایک سیّد کے مٹا دینے میں ہے کون سا نام　اِس ہوا پر ہو کہ بجھ جائے چراغِ اِسلام
گر ہو دانا تو کہو بد ہے کہ ہے نیک یہ کام　خوشنما کب ہے وہ تسبیح نہ ہو جس میں اِمام
شکرِ احسانِ جنابِ اَحدی کرتے ہیں
پیشوا سے کہیں پیرو بھی بدی کرتے ہیں

۹۷

یہ سخن سُن کے پکارا پسرِ سعد شریر　ہاں طرفدارِ شہِ دیں پہ چلیں نیزہ و تیر
لیے حربوں کو بڑھا فوج کا اَنبوہِ کثیر　فاتحہ پڑھ کے جواں مرد نے کھینچی شمشیر
حر کا منہ سرخ ہوا فوجِ ستم زرد ہوئی
شعلۂ تیغ سے بجلی کی چمک گرد ہوئی

۹۸

رَعد تھرّا گیا نعرے جو سنے ضیغم کے　اِستخواں کانپ گئے زیرِ زمیں رُستم کے
تہ و بالا ہوئیں لشکر کی صفیں جم جم کے　برق ِ شمشیر سے ڈر ڈر کے فرس بھی چمکے
نوبتِ جنگ نہ آئی تھی کہ دل ٹوٹ گئے
بیرقیں گر گئیں ہاتھوں سے نشاں چھوٹ گئے

۹۹

چھیڑ کر باگ فرس کو جو ذرہ گرمایا　غیظ میں آن کے گھوڑا بھی عجب کف لایا
شیر سا فوجِ مخالِف پہ جھپٹ کر آیا　روند ڈالا اُسے دَم میں جسے سرکش پایا
اُس کا قاتل تھا جو دشمن شہِ عالی کا تھا
کاٹ ہر نعل میں شمشیرِ ہلالی کا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰۰

حشر برپا تھا کہ تیغِ حر زیجاہ چلی — آگ برسانے کو بجلی سوئے جنگاہ چلی
کس کرشمہ سے وہ لیلٰی ظفرِ راہ چلی — گہہ تھمی گہہ بڑھی گاہ رُکی گاہ چلی
زخم سینے کے گریباں کی طرح پھٹتے تھے
چال کیا تھی کہ ہزروں کے گلے کٹتے تھے

۱۰۱

کیں صفیں صاف مگر منہ کی صفائی نہ گئی — کج اَدائی کو نہ چھوڑا وہ لڑائی نہ گئی
کانٹ چھانٹ اور لگاوٹ وہ رکھائی نہ گئی — سینکڑوں خون کیے اور کہیں آئی نہ گئی
شور تھا برق پئے جلوہ گری نکلی ہے
جان لینے کو اَجل بن کے پَری نکلی ہے

۱۰۲

جس طرف دیدہِ جوہر سے نظر کرتی ہے — پل نہ گزرے کہ صفیں زیروزبر کرتی ہے
چشم ہر چند کہ پُتلی کو سپر کرتی ہے — ہے وہ طرّ ار کہ آنکھوں میں یہ گھر کرتی ہے
اُس کی اَفسوں سے جو ساحر ہو وہ جل جاتا ہے
سحر پریوں کا اِسی طرح سے چل جاتا ہے

۱۰۳

پھونکنے بجلی کو یہ اُس آگ کی ہے پرکالا — کاٹ جائے تو کبھی لہر نہ لے پھرکالا
برچھیاں چل گئیں اُس پر جسے دیکھا بھالا — آ گیا دام میں جس شخص پہ ڈورا ڈالا
اُسکے پانی میں کفِ مارِ سیاہ گھولا ہے
باڑھ ہے یا مَلک الموت نے منہ کھولا ہے

۱۰۴

آئی جس غول پہ لاشوں سے زمیں پاٹ گئی — دَست و پا صدر وکمر گردن وسر کاٹ گئی
چاٹ ایسی تھی لہو کہ صفیں چاٹ گئی — دیکھی تیغوں کی جدھر باڑھ اُسی گھاٹ گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس پہ جاتی تھی نہ بے جان لیے پھرتی تھی
ایک بجلی تھی مگر لاکھ جگہ گرتی تھی

۱۰۵

گل نئے پھوٹے جو برچھی پہ لگا پھل اُس کا
زور دکھلاتا تھا ہر ضرب میں کس بَل اُس کا
ڈھیر تھا خاک پہ کاٹا ہوا جنگل اُس کا
جو بڑھا جنگ میں قصہ ہوا فیصل اُس کا
شور تھا دیکھیے کیسے یہ بلا ٹلتی ہے
اِسقدر جلد تو سیفی بھی نہیں چلتی ہے

۱۰۶

جنگ میں تیغ کو دعویٰ تھا کہ یکتا ہوں میں
سر اُٹھایا تھا یہ گھوڑے نے کہ عنقا ہوں میں
چرخ کہتا تھا کہ یا رَب تہہ و بالا ہوں میں
برق کہتی تھی کہ تلوار ہے یہ یا ہوں میں
کس میں ہے یہ جو تڑپ زیرِ فلک میری ہے
تیغ کرتی تھی اِشارہ یہ چمک میری ہے

۱۰۷

نہ تھمی سنگ سے وہ اور نہ رُکی آہن سے
ہاتھ اُڑا دیتی تھی پہنچوں سے تو سر گردن سے
نہ اُٹھی اُس کی کڑی ضرب کسی جوشن سے
چل گئی بادِ مخالف جدھر آئی سَن سے
جوش طوفاں کا دکھا کر وہ خوش اُسلوب گئی
خون کے دریا میں ہر اِک کشتیِ تن ڈوب گئی

۱۰۸

کثرتِ جوہرِ زاتی سے وہ گو جال میں تھی
پر تڑپ صورتِ ماہی وہی ہر حال میں تھی
تھی چمک جانے میں بجلی تو پری چال میں تھی
کبھی مغفر میں کبھی سر میں کبھی ڈھال میں تھی
کہیں دَم لینے کی مہلت تھی نہ بِسمل کے لیے
تھی جگر کے لیے برچھی تو چھری دل کے لیے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰۹

صید کرنے کو جدھر صورتِ شہباز آئی لاکھ تڑپا وہ نہ بے جان لیے باز آئی
غل ہوا شہپر شاہیں کے تلے قاز آئی اُڑ گیا طائرِ جاں اور نہ آواز آئی
گرچہ قبضے میں لیے تھی اُس پر چھوڑ دیا
تھا زبس صید زبوں کاٹ کے سر چھوڑ دیا

۱۱۰

آب نے آتشِ سوزاں کا اثر دکھلایا تاب نے مرگِ مفاجات کا گھر دکھلایا
باڑ نے جادہءِ صحرا سے سقر دکھلایا گھاٹ نے آئینہِ فتح و ظفر دکھلایا
تیغ کہتی تھی دَرِ فتح کی مفتاح ہوں میں
قول قبضے کا یہ تھا قابضِ اَرواح ہوں میں

۱۱۱

خم وہ پایا تھا کہ شرمائے ہلالِ مہِ عید حُر کے ہاتھ آ گئی تھی گلشن جنت کی کلید
برش ایسی تھی کہ کٹ کٹ گئی سب فوج یزید جامہِ کفر کے پرزے تھے زہے قطع و بُرید
نہ بچا تارِ نفس خلق میں جینے کے لیے
چاک زخموں کے فقط رہ گئے سینے کے لیے

۱۱۲

کئی حملے کیے پیہم جو کمانداروں پر چل گئے تیر ملامت کے خطا کاروں پر
چٹکیاں سب کی دھری رہ گئیں سوفاروں پر رُخ پھرا تھا کہ گری برق ستمگاروں پر
جل کہ خرمن یوں ہوا خاک کہ گوشہ نہ ملا
کشمکش میں کہیں چھپنے کو بھی گوشہ نہ ملا

۱۱۳

نیزہِ فوجِ ستمگار تھے دیکھے بھالے دَم میں اُس شیرِ نیستاں نے قلم کر ڈالے
گرچہ تھے جان لڑائے ہوئے لڑنے والے آفت مرگ کو سر سے کوئی کیونکر ٹالے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب سواروں کے پرے جنگ پہ تُل جاتے تھے
بند سب ناخنِ شمشیر کے کھل جاتے تھے

۱۱۴

الفِ گُرزکوکر دیتی تھی ہر ضرب میں دال　　تھی نئی آمدورفت اور نئی طرح کی چال
کبھی برچھی کی اَنی تھی تو کبھی تیر کی پھال　　کبھی تلوار کبھی خنجرِ بُراں کبھی ڈھال
ضرب کو روک کے دشمن کو فنا کرتی تھی
دَم بدم فوج ستمگر بھی ثنا کرتی تھی

۱۱۵

شور تھا آگ ہے تلوار میں یا پانی ہے　　جل بجھے کشتیِ تن خون میں طوفانی ہے
ضرب میں فرد ہے یہ زور میں لاثانی ہے　　کہتا تھا حر یہ فقط قوتِ ایمانی ہے
زور تھا مجھ میں نہ ایسا نہ وغا کی طاقت
سب ہے یہ سبطِ پیمبر کی دعا کی طاقت

۱۱۶

کہہ یہ فوج میں پھر تشنہ جگر ڈوب گیا　　ورطۂ قلزمِ آفت میں گھر ڈوب گیا
لشکر شام کے بادل میں قمر ڈوب گیا　　کشمکش تھی کہ عرق میں گلِ تر ڈوب گیا
تھا کبھی شیر سا بپھرا ہو شمشیروں میں
کبھی نیزوں کے نیستاں میں کبھی تیروں میں

۱۱۷

گہہ چھپا اور کبھی نکلا وہ مہِ بُرجِ شرف　　کبھی اِس صف میں دَر آیا کبھی روندی وہ صف
کبھی دریا کے کنارے کبھی صحرا کی طرف　　کبھی نعرہ تھا کہ صدقے تیرے یاشاہِ نجف
جتنے مجروح تھے دَم اُن کے نکل جاتے تھے
شیر بھی نامِ علیؑ سُن کے دہل جاتے تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۱۸

نخل تھرّاتے تھے سب گونج رہا تھا جنگل سِر کی جاتی تھی زمیں رَن کی غضب تھی ہلچل
کوند جاتی تھی سروں پر جو وہ شمشیرِ اجل منہ کے بل گرتا تھا کوئی تو کوئی سر کے بل
حشر برپا تھا سواروں پہ فرس لوٹتے تھے
دو پہ چار ایک پہ دو پانچ پہ دس لوٹتے تھے

۱۱۹

بڑھ کے فرماتے عباسؑ زہے عزت و جاہ بارک اللہ کی دیتا تھا صدا دلبرِ شاہ
کہتے تھے ابنِ حسنؑ واہ حرِ غازی واہ واہ شاہ ہر ضرب پہ فرماتے تھے ماشااللہ
اپنی جانبازی کا غازی جو صلہ پاتا تھا
مسکراتا ہوا تسلیم کو جھک جاتا تھا

۱۲۰

حیف جھکنے میں لعینوں نے جو فرصت پائی سامنے چھوڑ کے سب فوج عقب سے آئی
لاکھ خونریز اُدھر اور اِدھر تنہائی باگ گھوڑے کی پھراتا تھا کہ برچھی کھائی
آ گیا موت کے پنجے میں نہ کچھ دیر لگی
فرق پر گُرز لگا دوش پہ شمشیر لگی

۱۲۱

سینہ غُربال ہوا تیر چلے اَعدا کے رکھ دیا شیر نے قابوس پہ سر نہوڑا کے
علی اکبرؑ نے یہ حضرت سے کہا چلا کے گر ہو اِرشاد تو مہماں کو سنبھالوں جا کے
خادمِ حضرتِ زہراؑ و علیؑ گرتا ہے
خاک پہ اَب وہ سعیدِ ازلی گرتا ہے

۱۲۲

شاہ رونے لگے سنتے ہی یہ مہماں کی خبر ہوگئی آنسوں سے ریش مبارک سب تر
علی اکبرؑ سے کہا تم اَبھی ٹھہرو دلبر حُر کی اِمداد کو ہم جائیں گے اَے نورِ نظر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس سے اِس وقت کہوں میں جو قلق مجھ پر ہے
لاش اُٹھاؤں گا یہ مہمان کا حق مجھ پر ہے

۱۲۳

عرض کی حضرتِ عباسؑ نے جاتا ہے غلام — جوش رقت میں کہا شہ نے نہیں اَے گلفام
میری اُلفت میں ہوا قتل حرِ نیک انجام — دوست کیسے جو بُرے وقت میں ہم آئیں نہ کام
اُس پہ جب سخت گھڑی ہوگی تو کام آئیں گے
لاش کیا قبر میں مہمان کی ہم جائیں گے

۱۲۴

اُس کے لاشے پہ نہ جائیں یہ مروت سے ہے دور — اُس سے ہم شاد ہوئے وہ بھی تو ہو کچھ مسرور
قصر خلد اُس کو دکھائیں کہ ہوئے عفو قصور — سرخرو جاتا ہے دنیا سے وہ خالق کے حضور
ایسا ذی رُتبہ کوئی خلق میں کم نکلے گا
میرے مہماں کا میری گود میں دم نکلے گا

۱۲۵

یہ سخن کہہ کے چلے رَن کو جناب شبیر — واں گرا خاک پہ گھوڑے سے حرِ باتوقیر
دیکھ کر شاہ کو آتے ہوئے بھاگے بے پیر — پہنچے لاشے پہ اِمامِ دو جہاں وقتِ اَخیر
چمنِ ہستیِ مہماں کو اُجڑتے دیکھا
ایڑیاں خاک پہ زخمی کو رگڑتے دیکھا

۱۲۶

گر کے لاشے کے برابر یہ پکارے سرور — میرے مہمان و مددگار و معین و یاور
گُرز کیا تجھ کو لگا ٹوٹ گئی میری کمر — گر پڑا گھوڑے سے اور آہ نہ کی مجھ کو خبر
دوست کے ہجر میں کب دوست کو چین آیا ہے
کھول دے آنکھ کو بھائی کہ حسینؑ آیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲۷

واہ رے حرِ جری میں تیری ہمت کے فدا اِس کو کہتے ہیں محبت اِسے کہتے ہیں وفا
ہے یہ بیکس تیرا شرمندہ اِحساں بخدا بس یہی بھائی بھی کرتے ہیں جو کچھ تم نے کیا
حق تعالیٰ چمن خلد میں گھر دے بھائی
اِس ریاضت کا خدا تجھ کو ثمر دے بھائی

۱۲۸

حُر کو چونکا کے حبیب ابن مظاہر نے کہا آپ بیتاب ہیں اَے حرِ جری ہوش میں آ
دیکھ دیدارِ جگر بندِ جنابِ زہرؑا کوچ دَر پیش ہے یہ وقت نہیں غفلت کا
دَم رُکا ہے تو اِشارے سے وصیت کر لے
نزاع میں نورِ الٰہی کی زیارت کر لے

۱۲۹

کسی آقا نے کبھی کی ہے یہ توقیر غلام دیکھ تو رحم تیرے واسطے روتے ہیں اِمام
بھائی فرماتے ہیں شفقت سے شہِ عرش مقام اَے خوشا حال خدا سب کا کرے نیک انجام
حشر تک خلق میں یہ ذکر غم انگیز رہا
تو بچپن کے غلاموں سے بھی کچھ تیز رہا

۱۳۰

نیم وا چشم سے حُر نے رُخِ مولا دیکھا زیر سر زانوئے شبیر کا تکیہ دیکھا
مسکرا کر طرفِ عالمِ بالا دیکھا شہ نے فرمایا کہ اَے حُرِ جری کیا دیکھا
عرض کی حُسن ِ رُخ حور نظر آتا ہے
فرش سے عرش تلک نور نظر آتا ہے

۱۳۱

باغ فردوس دکھاتا ہے مجھے اپنی بہار صاف نہریں ہیں رواں جھوم رہے ہیں اَشجار
شاخ سے میری طرف بڑھتے ہیں میوے ہر بار حوریں لاتی ہیں جواہر کے طبق بھر نثار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے یہ رضواں کی صدا دھیان کدھر تیرا ہے
دیکھ اَے شاہ کے مہمان یہ گھر تیرا ہے

۱۳۲

مجھکو لینے چلے آتے ہے فرشتے یا شاہ
ملک الموت بھی کرتا ہے محبت کی نگاہ
خلد سے شیرِ خدا نکلے ہیں اللہ اللہ
لو بر آمد ہوئے شبّر بھی پدر کے ہمراہ
ننگے سر احمدِ مختار کی پیاری آئی
دیکھیے آپ کے نانا کی سواری آئی

۱۳۳

قبلہ رو کیجیے لاشہ میرا اَے قبلۂ دیں
پڑھیے یسٰین کہ اَب ہے مرا دم بازپسیں
کوچ نزدیک ہے اَے بادشہِ عرش نشیں
لیجیے تن سے نکلتی ہے میری جانِ حزیں
بات بھی اَب تو زباں سے نہیں کی جاتی ہے
کچھ اُوڑھا دیجیے مولا مجھے نیند آتی ہے

۱۳۴

کہہ کے یہ گود میں شبیر کے لی انگڑائی
آیا ماتھے پہ عرق چہرے پہ زردی چھائی
شہ نے فرمایا ہمیں چھوڑ چلے کیوں بھائی
چل بسے حرِّ جری پھر نہ کچھ آواز آئی
طائر روح نے پرواز کی طوبیٰ کی طرف
پُتلیاں رہ گئیں پھر کے شہِ والا کی طرف

۱۳۵

لاش اُٹھا کے شہِ دیں خیمے کے در پر آئے
پاؤں مہماں کے سنبھالے علی اکبر آئے
غل ہوا خیمۂ اَقدس میں کہ سرور آئے
پیچھے پردے کے حرم کھولے ہوئے سر آئے
دخترِ فاطمہؑ سامان عزا کرنے لگی
فضہ پردے کے اُدھر آ کے بُکا کرنے لگی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳۶

شاہ چلائے کہ اَے زینبؑ واُمِّ کلثومؑ　　میں بھی مظلوم ہوں مہماں بھی میرا ہے مظلوم
ماں ہے یاں اِس کی نہ خواہر یہ تمہیں ہے معلوم　　کون لاشے پہ کرے نالہ وفریاد کی دھوم
اَجر ہوگا تمہیں اَشکوں سے جو منہ دھووٴگی
اِس کو یوں روؤ کہ جس طرح مجھے روؤ گی

۱۳۷

کہہ دو کُبریٰ سے کہ ماتم کے لیے کھول دے سر　　روئے نادان سکینہ اِسے عمّو کہہ کر
جاں گزا بین کرے بانوئے تفتیدہ جگر　　ہم اِدھر لاش پہ ماتم کریں تم روؤ اُدھر
غل ہے فریاد کا آوازِ بکا آتی ہے
سن لو اَمّاں کے بھی رونے کی صدا آتی ہے

۱۳۸

میری جانب سے کہو لاش پہ آئیں سجّادؑ　　بعد مرنے کے تو ہو روح مرے دوست کی شاد
یہ وصیت میری شیعوں کو ہے رکھیں اِسے یاد　　ذکرِ حُر حُسن کے کریں آہ وفغان وفریاد
جس عزاخانے میں وہ تعزیہ میرا رکھیں
اُس کا ماتم بھی اُسی بزم میں برپا رکھیں

۱۳۹

دوست کے دوست کا غم دوست سدا کرتے ہیں　　حق محبت کا وفادار اَدا کرتے ہیں
فاتحہ دیتے ہیں سامانِ عزا کرتے ہیں　　غیر مرجاتا ہے گھر میں تو بکا کرتے ہیں
تھا یہ وہ دوست کہ جاں اِس پہ فدا ہوتی ہے
فاطمہؑ اَپنا پسر کہہ کے اِسے روتی ہے

۱۴۰

سُن کے یہ شور ہوا حُرِ دلاور ہے ہے　　اَے مددگارِ جگر بندِ پیمبر ہے ہے
خوں میں سب تر ہے تیرا روئے منور ہے ہے　　تشنہ وبیکس مظلوم کے یاور ہے ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِدھر آنا تھا کہ تیری اَجل آئی بھائی
گھر میں سادات کے دعوت بھی نہ کھائی بھائی

۱۴۱

بس اَنیس اَب یہ دعا مانگ کہ اَے رَبِّ عباد
لکھنؤ کے طبقے کو تو صدا رکھ آباد
رونے والے شہِ والا کے رہیں خلق میں شاد
اُن کے سائے میں بَر ومند ہو اُن کی اَولاد
عشرہِ ماہِ عزا نالہ کشی میں گزرے
سال بھر شہ کے غلاموں کا خوشی میں گزرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ نمبر ۳

۱
پھوٹا شفق سے چرخ پہ جب لالہ زارِ صبح
گلزارِ شب خزاں ہوا آئی بہارِ صبح
کرنے لگا فلک زرِ انجم نثارِ صبح
سرگرم ذکرِ حق ہوئے طاعت گزارِ صبح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas